REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

جلد ۲۵ — شمارہ ۳۱

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. Pin. 143516.

یکم شعبان ۱۳۹۶ھ — ۲۹ وفاء ۱۳۵۵ہش — ۲۹ جولائی ۱۹۷۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۶ وفاء (جولائی) ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۱/۷ کی اطلاع مظہر ہے کہ ۔ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

★ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت حسبِ سابق ہی ہے ۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں ۔

قادیان ۲۶ وفاء (جولائی) ۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

قادیان ۲۶ وفاء (جولائی) ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت امام مہدی علیہ السلام)

پولینڈ میں احمدیت کی مقبولیت کی ایک ایمان افروز جھلک

قادیان ۲۸ جولائی ۔ لنڈن میں قائم شدہ احمدیہ تبلیغی مشن کی طرف سے شائع شدہ "احمدیہ بلیٹن" مجریہ ماہ مئی و جون ۱۹۷۶ء میں جو خوشکن خبر پہلے صفحہ پر شائع ہوئی ہے اس میں اس تفصیل پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ پولینڈ میں احمدیت (یعنی حقیقی اسلام) کس طرح پہنچی ۔ یہ داستان واقعی قابلِ ذکر ہے ۔ اگرچہ وہاں احمدی مبلغین کسی نہ کسی وجہ سے نہ جا سکے ۔ تاہم پہلا شخص جس کو وہاں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے وہ مسٹر محمود طٰہٰ بگینو زک ۔

(Mr. MAHMUD TAHA – ZBIGNIEW ZUK)

ہیں جو وہاں کی ایک چار صد افراد پر مشتمل مضبوط مسلم جماعت کے امام ہیں ۔

دو سال پیشتر لنڈن مشن کی طرف سے شائع ہونے والے ماہوار انگریزی رسالہ "مسلم ہیرلڈ" کی ایک کاپی کسی طور پر امام زک کے پاس پہنچی ۔ (یہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی آفیشل پبلیکیشن ہے جس کے باشعور مطالعہ کنندگان کا حلقہ بہت وسیع ہے) اس پبلیکیشن سے امام زک کو لنڈن کے امام کے اسمِ گرامی اور پتہ کا علم ہوا ۔

امام زک نے جو کہ ایک فعال اور سرگرم معتقد ہیں، امام مسجد لنڈن جناب بشیر احمد صاحب رفیق سے رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ۔ اس کے بعد دونوں اماموں کے درمیان ایک عرصہ تک مراسلت کا سلسلہ جاری رہا ۔ امام رفیق نے امام زک کی خدمت میں بہت سا لٹریچر بھجوایا ۔ جس کے مطالعہ نے موصوف کو احمدیت کی صداقت کا قائل کر دیا ۔ ساتھ ہی احمدیت کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش بڑھتی گئی ۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی دن امام رفیق سے ذاتی طور پر مل کر متعدد امور کے بارہ میں بحث و تمحیص سے اپنے شکوک رفع کریں ۔ چنانچہ موصوف نے امام رفیق کو پولینڈ کے دار السلطنت "وارسا" مدعو کیا ۔ امام رفیق اس دعوت نامہ کی بناء پر ۲۰ مئی ۱۹۷۶ء کو پولینڈ روانہ ہوئے ۔ جہاں انہیں اور بہت سے دیگر مسلمانوں سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا ۔ اس طرح امام رفیق کو اُن کے متعدد سوالوں کا بالمشافہ جواب دینے اور احمدیت کے بارے میں اُن کے شکوک رفع کرنے کا مفید موقعہ ملا ۔ اس سلسلہ میں باہمی طویل گفتگو جاری رہی ۔ جو اس طور سے بہت نتیجہ خیز ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امام زک نے امام رفیق کی انگلینڈ واپسی سے قبل ہی احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا ۔ الحمد للہ الذی ھدانا الیٰ صراطٍ مستقیم ۔

امام زک پولینڈ کے چھ اماموں میں سے ایک ہیں ۔ وہ وارسا میں مسلم جماعت کے لیڈر ہیں ۔ اُن کی عمر ۴۳ سال ہے ۔ بہترین مصنف ہیں ۔ اور وہاں کے مقامی اخباروں میں باقاعدہ مضامین شائع کراتے رہتے ہیں ۔ اور موصوف اپنی مقامی سوسائٹی کے بااثر ممبر ہیں ۔ موصوف اپنے حالیہ مکتوب میں امام رفیق کو لکھا ہے کہ موصوف اسلامی لٹریچر کی ایک نمائش آرگنائز کر رہے ہیں ۔ اور موصوف

BOCHONIKI KAUSZYNIONY

میں اسلام کی تین صد سالہ برسی کے وقت میں ایک سائنٹیفک سمپوزیم میں خطاب کا ارادہ بھی رکھتے ہیں جبکہ دیگر پولش مستشرقین بھی سمپوزیم میں خطابات فرماویں گے ۔ اس طرح اونچے علمی طبقہ میں احمدیت کی آواز کے موثر طور پر پہنچنے کے سامان اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پیدا کر رہا ہے ۔

اپنے خط کے اختتام پر موصوف نے تمام احمدی بھائیوں سے اپنی کامیابی اور اسلام کی پولینڈ میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے ۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقلال و ثابت قدمی کے ساتھ اسلام کی بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے ۔

اللّٰھم آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ احسان (جون) ۱۳۵۵ہش / ۱۹۷۶ء

ربوہ ۲۵ احسان ۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی ۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآنِ مجید کی آیت

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۔ (النساء)

کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے احباب جماعت کو اُن اہم شہری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو ملکت اور وطنِ عزیز کی طرف سے اُن پر عاید ہوتی ہیں ۔ حضور نے بتایا کہ یہ ذمہ داریاں مختلف قسم کی ہیں ۔ بعض ایسی ہیں جو ہر ملک کے ہر شہری کی حیثیت سے عاید ہوتی ہیں ۔ مگر کچھ وہ ہیں جو شریعت اسلامیہ نے مسلمانوں کے لئے بطورِ خاص مقرر کی ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام سے باہر جو ذمہ داریاں مقرر کی گئی ہیں وہ سب ناقص ہیں ۔ اور نامکمل ہیں ۔ اسلام نے ہی شہری ذمہ داریوں کی طرف احسن اور مکمل رنگ میں توجہ دلائی ہے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ :-

(۱) اسلام کا یہ حکم ہے کہ کسی رنگ میں بھی کسی فساد میں ہرگز حصہ مت لو ۔ (۲) نہ صرف یہ کہ خود کسی فساد میں حصہ نہ لو بلکہ ہر احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ دوسروں کو بھی فساد سے روکے ۔ اور ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرے جو مکمل امن و امان پر مبنی ہو ۔ (۳) ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ ملک کے قانون کا احترام کرے اور اس کی پوری طرح پابندی کرے ۔ (۴) نہ صرف ملکی قانون کی پابندی ایک احمدی مسلمان کا فرض ہے بلکہ اُسے اُن لوگوں کی بھی اطاعت کرنی چاہیئے جنہیں قانون نے صاحبِ اختیار و اقتدار بنایا ہے ۔

حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کا شروع سے لے کر آج تک یہی مسلک رہا ہے کہ اس نے قانون کی ہمیشہ پابندی کی ہے اور حکام سے تعاون کیا ہے ۔ ظلم سے مقابلہ میں ظلم کرنے سے تو ایک ایسا چکر

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان پن ۱۴۳۵۱۶ سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹ر وفاء ۱۳۵۵ہش

ہند و پاکستان کے مابین سفر کی سہولیات کا آغاز

دو ہمسایہ ملکوں کے تعلقات کا معمول پر آجانا ایک مبارک امر ہے جو ایک طرف دونوں جانب کے قائدین کی بیدار مغزی اور حُسنِ تدبّر کا نتیجہ ہے۔ تو دوسری طرف دونوں ملکوں کے عوام کی دلی خواہشات وجذبات کا آئینہ دار ہے۔ ہند و پاکستان جو ایک ہی برّصغیر کے توام خود مختار ملک ہیں ان کا ایک دُوسرے سے الگ تھلگ رہنا دونوں ہی کے لئے نقصان دہ ہے۔ دونوں نے ایک ہی وقت میں برطانوی تسلّط سے آزادی حاصل کی۔ گزرے ۲۹ سالوں میں مختلف قسم کے سرد گرم حالات گزرے۔ انہی میں ریلوے اور ہوائی رابطہ کا انقطاع اور باہمی سفارتی تعلقات کا ختم ہو جانا بھی تھا۔

خوشی کی بات ہے کہ شملہ معاہدہ کے ذریعہ سابقہ خوشگوار تعلقات کی بحالی کی طرف دانشمندانہ قدم اُٹھائے گئے۔ گو اس مقصد کو حاصل کرنے میں کافی وقت صرف ہوا۔ تاہم دیر آید درست آید کے مطابق بالآخر وہ مبارک ساعت بھی آگئی جب دونوں ہمسایہ ملکوں نے کشیدگی کا ماحول ختم کر کے پھر سے ایک دُوسرے کے قریب آجانے میں کامیابی حاصل کر لی۔ اس طرح محلِ وقوع کے اعتبار سے ایک دُوسرے کے قریب واقع ملک نئے قائم شدہ روابط کے نتیجہ میں باہمی تعاون اور مفاہمت کے فوائد سے متمتّع ہوں گے۔ اور اس خطّۂ ارضی کی ترقی اور بہبود کے راستے کھُلیں گے۔

باہمی تعلقات کی بحالی کے سلسلہ میں پہلے تو ۲۱ر جولائی کو ہوائی سروس شروع ہوئی۔ جن میں دونوں طرف سے سفیر دہلی اور اسلام آباد پہنچے۔ یعنی بھارتی سفیر شری کے ایس باجپائی اسلام آباد میں اور پاکستانی نامزد سفیر سیّد فدا حسین دہلی میں۔ اور دونوں مقامات کے سفارتخانے ۲۴ر جولائی سے اپنا اپنا کام کرنے لگے ہیں۔ اس کے ساتھ گیارہ سال انقطاع کے بعد امرتسر اور لاہور کا ریلوے رابطہ بھی بحال ہو گیا۔ چنانچہ ۲۲ر جولائی کو متفقہ ٹائم ٹیبل کے مطابق پہلی "لاہور امرتسر ایکسپریس ٹرین" ۹ بجکر ۵ منٹ پر امرتسر سے روانہ ہوئی۔ اور ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر ہندوستان کی بین الاقوامی مغربی سرحدی آخری سٹیشن اٹاری پر پہنچی۔ جسے حال ہی میں بہت، خوبصورت بنایا گیا۔ وزیر ریلوے اور پنجاب کے گورنر صاحب بہت سے سرکاری افسران کے علاوہ ہزاروں ہزار بھارتی باشندوں نے خوشی اور مسرت کے ساتھ اس رابطہ کی بحالی پر پہلی ٹرین کو رخصت کیا۔ اٹاری ریلوے سٹیشن پر دو گھنٹے کے لئے یہ ٹرین رکا کرے گی۔ تاکہ مسافروں کے سامان وغیرہ کی چیکنگ۔ اور ضروری کاغذات کی پڑتال ہو سکے۔ جس کے لئے انتظامیہ نے خاطر خواہ انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ اور مسافروں کے آرام اور سہولت کے دوسرے تسلی بخش انتظام ہیں۔ دو گھنٹہ بعد اس گاڑی کو پاکستانی انجن اٹاری سے لاہور لے جایا کریگا۔ جبکہ آٹھ ڈبوں کی اس ٹرین میں چار ڈبے ہندوستانی اور چار پاکستانی ہُوا کریں گے۔ وہی ٹرین ۳ بجکر ۵۰ منٹ پر لاہور سے اٹاری واپس لوٹے گی۔ جو ۶ بجکر ۲۵ منٹ پر امرتسر پہنچ جایا کرے گی۔ ہندوستانی ریلوے نے مُسافروں کی سہولت کے لئے لمبے سفر میں سیٹوں کی بکنگ کے انتظامات بھی کئے ہیں۔ ریل کے علاوہ سڑک کا راستہ تو پہلے ہی چالو تھا۔

واضح ہو کہ ۱۹۷۱ء میں جب ہند اور پاکستان کے تعلقات منقطع ہوئے تھے۔ اس وقت دونوں مُلکوں کے مشنوں کے سربراہ ہائی کمشنر کہلاتے تھے کیونکہ دونوں مُلک کامن ویلتھ میں تھے۔ مگر ۱۹۷۱ء کی جنگ کے دَوران پاکستان کامن ویلتھ سے الگ ہو گیا۔ اس لئے اب یہ سفیر کہلائیں گے۔ ان دونوں ملکوں میں جانے کے لئے ہر مسافر کو انٹرنیشنل پاسپورٹ اور ویزا حاصل کرنا ضروری ہے۔ ہندوستان سے پاکستان جانے کے لئے ہر بھارتی کو پہلے اپنی اپنی ریاست کے صدر مقام سے انٹرنیشنل پاسپورٹ حاصل کرنا ہوگا۔ پھر دلی میں کام کر رہے پاکستانی سفارت خانے سے پاکستان کے لئے ویزا لینا ہوگا۔ اسی طرح پاکستان سے آنے والے بھی اپنے ملک کے انٹرنیشنل پاسپورٹ کے علاوہ اسلام آباد میں کام کر رہے بھارتی سفارت خانے سے ویزا حاصل کرنے کے بعد ہی ہندوستان کے لئے سفر ممکن ہوگا۔

خُدا کا شکر ہے کہ اب نہ صرف یہ کہ دونوں ملکوں میں رہائش پذیر تقسیم شدہ کنبوں کے افراد اپنے رشتہ داروں سے مِل لیا کریں گے۔ بلکہ دونوں ملکوں میں مختلف النّوع تجارتی روابط بھی رفتہ رفتہ بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور اِس طرح باہمی میل ملاپ کے ساتھ ساتھ کدورتیں اور غلط فہمیاں دُور ہو کر محبّت کے آپسی دیرینہ تعلقات استوار ہوتے چلے جائیں گے۔ اور نتیجۃً دونوں ملکوں کی خوشحالی، ترقی اور بہبود کے نئے تعلّقات سُود مند ثابت ہوں گے۔

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ——!!

لبنان کی خانہ جنگی کے خوفناک نتائج و آثار

جنگ رمضان ۱۹۷۳ء میں جس طور سے عرب ممالک نے اپنے کامل اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ نہ صرف نہر سویز کے مشرقی کنارے سے اسرائیلی فوجوں کو ہٹنا پڑا! بلکہ صحرائے سینا کا حصہ بھی مصر کو واپس مل گیا۔ اس سے یہ اُمیدیں وابستہ کی جا رہی تھیں کہ وہ وقت بھی جلد آن پہنچے گا جب فلسطینیوں کے حقوق بحال ہوں گے۔ اور وہ بھی باعزّت طور پر اپنے وطن لوٹ سکیں گے۔ لیکن اب اِن امیدوں پر تاریک سائے چھا رہے ہیں۔ عرب ممالک خطرناک طور پر نااتّفاقی کا شکار بن چکے ہیں۔ اس ناچاقی کو ہوا دینے میں اسرائیل کی سازشیں کامیاب ہوئی ہیں۔ اِن مذموم سازشوں کا سب سے بڑا نشانہ لبنان بن گیا ہے۔ جہاں کہ فلسطینی تارکینِ وطن لاکھوں کی تعداد میں ۲۸ سال سے کیمپوں میں رہ رہے ہیں۔ جنہوں نے اچھے دنوں کے انتظار میں ایک عُمر گذار دی۔ جب لمبے عرصہ کی معقول جدو جہد کے نتیجہ میں فلسطینیوں کے حقوق کی بحالی اور وطن واپس لوٹنے کی صُورت بنتی نظر نہ آئی تو نئی پَود نے ایسے بہادرانہ کارنامے سرانجام دینے شروع کر دیئے جس سے اسرائیل کا امن غارت ہو گیا۔ اِس لئے اُس نے گہری سازش کے تحت لبنان میں موجود فلسطینیوں کے زبردست گڑھ کو سرے سے ہی ختم کر دینے کا منصوبہ بنایا۔ اور لبنان کی حالیہ خانہ جنگی اسی اسرائیلی سازش کا نتیجہ ہے۔ یہ خانہ جنگی اب ایسی خوفناک صورت اختیار کر چکی ہے کہ خود عرب ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ اور ہر وقت اندیشہ رہتا ہے کہ لبنان کی خانہ جنگی کی آگ کہیں دُوسرے عرب ممالک کو بھی اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔

ادھر عرب حکومتوں کی طرف سے اپنے ملکوں کی دفاعی ضرورت کے لئے بعض اسلحہ ساز ملکوں کو جو فوجی سامان کے آرڈر دئیے ہیں، اُن کی آڑ لے کر مورخہ ۱۵ر جولائی کو اسرائیل کے وزیرِ دفاع مسٹر شمون پیریس نے عربوں کو وارننگ دی ہے کہ اگر انہوں نے جنگجویانہ رویّہ نہ بدلا تو اسرائیل ان سب پر ضرب لگائے گا۔ اس صُورت میں عربوں کو اپنے وسیع علاقے کے ہر میل کی خود حفاظت کرنی ہوگی۔ (الجمعیۃ دہلی ۷۶/۷/۱۸)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اِسرائیل عربوں کو اتنی مہلت نہ دے گا کہ وہ اپنا دفاعی منصُوبہ مکمل کر سکیں۔ اور تعجب نہ ہوگا کہ اسرائیل اس سے پہلے ہی عربوں کے دفاعی انتظامات کو برباد کر دے۔ کیونکہ ۱۹۷۳ء کے بعد اسرائیلی طاقت میں ۳۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

عرب ملکوں کو اسرائیل کی یہ دھمکی بڑی ہی معنے خیز ہے۔ جسے کسی صُورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اوّل تو عرب ملکوں میں ۱۹۷۳ء جیسی یکجہتی مفقود ہے۔ دوسرے کسی بھی فوجی کارروائی کے لئے اسرائیل کی تیاریاں بمقابلہ عرب ممالک کے بہت، زیادہ ہیں۔ جس کا ثبوت یوگنڈا کے انٹیبے ہوائی اڈہ پر اسرائیل کا شاطرانہ چھاپہ ہے جس کی تفصیلات گزشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہیں۔ پھر امریکہ کی طرف سے اسرائیل کو جو اخلاقی و مادی حمایت حاصل ہے وہ اس سے مستزاد ہے۔ ماسوا اس کے بڑی ہی خطرناک بات یہ بھی ہے کہ اسلحہ کے لئے بھی عرب ممالک امریکہ کے دست نگر ہیں۔ اور امریکہ عربوں کی اس کمزوری کو بخوبی جانتا ہے۔ اس بنا پر کسی وقت بھی امریکہ عربوں کو مجبور کر سکتا ہے کہ وہ اسرائیل کو زیادہ سے زیادہ مراعات دیں۔ ورنہ ہتھیاروں کی سپلائی کے معاہدے منسُوخ کر دیئے جائیں گے۔ اِس طرح دُنیا کے امیر ترین عرب ملکوں کا دفاعی منصُوبہ دھرا کا دھرا رہ سکتا ہے۔

اس پس منظر میں عربوں کی طرف سے لبنان کی خانہ جنگی کو فرو کرنے کے لئے جو امن فوج بھیجی جا رہی ہے اس کی کارکردگی کا اندازہ لگانا کچھ مشکل بات نہیں رہتی۔ دُوسری طرف عربوں کی امن فوج سے قبل خود ملکِ شام کی باقاعدہ فوجیں لبنان میں داخل ہو چکی ہوئی ہیں۔ ان کا مقصد بھی لبنان کی خانہ جنگی کو ختم کرنا ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ شامی فوج لبنان کی دائیں بازو کی فوجوں کی حمایت کر رہی ہیں۔ جبکہ فلسطینی مجاہد بائیں بازو کی فوج کی صورت میں ہیں۔ اخبار بین حضرات جانتے ہیں کہ اس وقت فلسطینی کیمپ بہت بُری طرح لبنان کی دائیں بازو کی فوج کی زد میں ہیں۔ ان پر راکٹوں سے برابر حملے جا رہے ہیں۔ مارٹر توپیں اُن پر گولے برسا رہی ہیں۔ فلسطینیوں کی پوزیشن کو زیادہ ابتر بنانے کے لئے شام کے صدر اسد کا ۲۱ر جولائی کا نشری بیان بڑا ہی پریشان کُن ہے۔ جس میں اُنہوں نے فلسطینیوں کے بارہ میں بڑا ہی سخت رویّہ اپناتے ہوئے صاف صاف کہہ دیا کہ لبنان فلسطینیوں کا ملک نہیں۔ اس سے چند روز قبل اِس نوع کا ایک پیغام لبنان کے سابق عیسائی صدر مسٹر سلیمان فرنجیہ کا لبنان کے عیسائی ریڈیو سے نشر ہُوا جس میں مسٹر فرنجیہ نے بھی یہی کہا تھا کہ فلسطینیوں کو تمام عرب مُلکوں میں ان کی صلاحیّت کے مطابق منتشر کر دیا جائے۔ اور اُن میں سے جو لبنان میں رہیں (باقی ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں پیدا شدہ ایسی جماعت ہے جس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا ہے

خدا تعالیٰ نے اپنی اس مقبول جماعت کی کوششوں میں اتنی برکت رکھ دی ہے کہ چاروں طرف اسکی رحمتوں کی بارشیں برستی نظر آرہی ہیں!

گذشتہ سال ہماری جماعت ہر راہ غلبہ اسلام پر پہلے سے زیادہ شدت اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھتی رہی ہے

جماعت کی مالی قربانیوں کے نتیجہ میں پیارا دل خدا کی حمد سے معمور ہے اور احباب جماعت کے دل بھی اس کی حمد سے معمور ہونے چاہئیں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۴ ہجرت ۱۳۵۵ ہش مطابق ۱۴ مئی ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"جماعت احمدیہ مبائعین خلافت کا مالی سال یکم مئی کو ختم ہوتا ہے لیکن چونکہ بہت سے مخلصین جماعت کو اُن کی تنخواہیں، گذارے یا دوسری آمدنیاں جن کا تعلق اپریل سے ہوتا ہے، مئی کے شروع میں ملتی ہیں۔ اس لئے ہماری روایت یہ ہے کہ جہاں تک اخراجات کا سوال ہے، ۳۰ اپریل کو مالی سال ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن جہاں تک آمد کا سوال ہے، مئی کے کچھ دن رکھے جاتے ہیں۔ جن میں پچھلے سال کی آمد آتی رہتی ہے۔ اور پچھلے سال کے حساب میں پڑتی رہتی ہے۔ اس طرح پر

آمد کا سال

عملاً ۱۰ مئی کو ختم ہوتا ہے۔ اور جو رقمیں ۱۰ مئی تک آتی ہیں، اُن کا تعلق سال گذشتہ کے چندوں سے ہوتا ہے۔

کچھ عرصہ ہوا غالباً ڈیڑھ دو ماہ پہلے کی بات ہے کہ بجٹ کے پورا ہونے میں خاص کمی تھی۔ اُس وقت میں نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی اور یہ بھی بتایا تھا کہ ناظر صاحب بیت المال آمد، جماعت کو ایک اور نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور خلیفۂ وقت کی نگاہ کچھ اور دیکھ رہی ہوتی ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ اس سلسلہ میں مجھے فکر اور تشویش نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں (جس کا پھیلاؤ قیامت تک ہے) مہدی کے ذریعہ مخلصین کی ایک ایسی جماعت پیدا ہو چکی ہے جن کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا ہے کبھی ایک جگہ ٹھہرتا نہیں۔ پیچھے ہٹنے کا تو سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

غرض ۱۰ مئی کو آمد والے حساب میں کھاتے بند ہوئے تو ہمیں پتہ لگا کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں یعنی مالی سال برائے ۷۵-۱۹۷۴ء کا جو بجٹ تھا اس کے مقابلہ میں قریباً ۲۰ فیصد سے بھی زیادہ آمدنی ہوئی ہے۔ یہ ہے مخلصین کی جماعت جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اخلاص اور محبت کے ساتھ اور اُس کی رضا کے حصول کے لئے اس میدان میں بھی اموال کی قربانی دے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول بھی کر رہا ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے جو لوگ مالی قربانیاں دے رہے ہیں وہ نسبت کے لحاظ سے اگرچہ پہلے سال سے ۲۰ فیصد سے بھی زیادہ مالی قربانی دینے والے ہیں۔ لیکن جو مالی سال گزرا اور دوستوں نے مالی قربانی دی تو اُن کی اس

مالی قربانی کی قبولیت کے نتیجہ میں

اللہ تعالیٰ کے فضل ہر پہلو سے جو ظاہر ہوئے۔ وہ ۲۰ فیصد نہیں بلکہ اُن کی زیادتی کا کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی نگاہ میں اس دھتکاری ہوئی (لیکن) خدا کی نگاہ میں مقبول جماعت کی کوششوں میں اپنے فضل سے اتنی برکت رکھ دی کہ چاروں طرف ہمیں خدا کی رحمتوں کی بارشیں نازل ہوتی نظر آرہی ہیں۔ دُنیا کے کونے کونے میں خدا تعالیٰ کے فضل موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے رہے۔ اور یہ فضل بذات خود ایک زبردست دلیل ہیں مہدی علیہ السلام کی صداقت کی، اور جماعت احمدیہ کے مقبول عمل کی کہ کوئی دیندار جماعت اس کا انکار نہیں کر سکتی۔ ایک مادی فضل اور رحمت اس مادی قربانی کے مقابلہ میں تو ہمیں یہ نظر آئی کہ جو پچھلے مالی سال کے شروع میں میں نے گوٹن برگ (سویڈن) میں جس مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔ اُس پر قریباً ۲۰، ۲۵ لاکھ روپے خرچ کا اندازہ ہے وہ ایک سال کے اندر قریباً مکمل ہو گئی ہے۔ اس کی بلڈنگ کی ۱۵ اپریل کی جو تصاویر میرے پاس پہنچی ہیں۔ اور اس کے ساتھ جو رپورٹ آئی ہے وہ یہ بتاتی ہے کہ چھتیں قریباً پڑ چکی ہیں اور خدا کے فضل سے یہ کام بڑی جلدی ختم ہونے والا ہے۔

کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ نے مثال دی اُن جماعت ہائے احمدیہ کی مقبول قربانیوں کی جو پاکستان سے باہر رہنے والے ہیں۔ اور بات کر رہے تھے آپ پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ کی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح پاکستان کے احمدیوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کی بڑھ چڑھ کر قربانی دی اُسی طرح بڑھ چڑھ کر

باہر والوں نے بھی مالی میدان میں قربانی دی

ابھی دو چار دن کی بات ہے غانا سے یہ رپورٹ آئی ہے کہ وہاں ایک جلسے کے موقع پر جو چندہ اکٹھا ہوا ہے (وہاں جلسوں کے موقعوں پر ہر جماعت کے عہدیدار اپنے چندے اکٹھے کرتے ہیں) وہ اس سے پچھلے سال کے مقابلہ میں ۳۰ فیصد سے بھی زیادہ تھا۔ اسی طرح انگلستان کی جماعت ہائے احمدیہ کے چندوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ افریقہ کی ساری جماعتوں سے بھی یہی رپورٹیں آرہی ہیں۔ پھر امریکہ ہے اس کی بھی یہی رپورٹ ہے۔ یورپ کی جماعتوں کی بھی یہی رپورٹ ہے۔ اور یہ تو میں نے بتایا ہے ہمارے جہاد کا ایک معمولی سا حصّہ ہے۔ دوسرے میدانوں کے بھی جہاد ہیں۔ دوست خدمت دین کے لئے وقت دیتے ہیں۔ اپنے بچّوں کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیتے ہیں۔ تبلیغ کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ ساری دُنیا میں خدا کی راہ میں بڑی حقیر قربانیاں ہیں جو پیش کی جا رہی ہیں۔ اور بڑی عظیم مقبولیت ہے جو ان قربانیوں کو حاصل ہو رہی ہے۔

افریقہ میں بہت سی جگہوں پر بڑی بڑی مساجد گذشتہ سال بن گئی ہیں یا زیر تعمیر آ گئیں اور اگلے سال مکمل ہو جائیں گی۔ خود پاکستان میں باوجود اس کے کہ بعض جگہ عقل سے دُور جو روکیں ہیں ہماری راہ میں حائل کی جا رہی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ توفیق دے رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی اس توفیق کے نتیجہ میں جہاں جہاں ضرورت

ہیں۔ وہاں مساجد بنا رہی ہیں۔

مساجد کے متعلق اس وقت ضمنی طور پر بات آگئی ہے تو میں مختصراً بتا دوں کہ اصل مساجد وہ ہیں جن کے اندر مسجد کی رُوح پائی جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ الخ یعنی وہ مسجد کہ جس کی پہلے دن سے تقویٰ پر بنیاد رکھی گئی ہے اور یہی تقویٰ مسجد کی رُوح ہے۔ اس کے لئے منبر اور محراب۔ گنبد اور مینار کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے لئے جو سب سے زیادہ مطہر اور مقدس مسجد ہے، وہ وہ مسجد ہے جس میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری مدنی زندگی میں نمازیں پڑھتے رہتے۔ لیکن اس میں نہ کوئی محراب تھی اور نہ گنبد تھا اور نہ اس کے مینار تھے۔ کھجور کے درختوں کے ستون تھے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں کی چھت تھی جو بارش میں ٹپک پڑتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اس مسجد کی جو طہارت اور تقدیس ہے اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی اور مسجد نہیں کر سکتی۔

یہ ہے مسجد جسے اللہ تعالیٰ نے "اِنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ" کہا ہے کہ مساجد کی ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ انسان ان مساجد کا مالک نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی قرآن کریم کی رُو سے کسی شخص کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ مساجد کے دروازے موحدین یعنے خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والوں پر بند کر دے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

ایک عیسائی وفد آیا

اُن کی عبادت کا جب وقت آیا تو وہ باہر جانا چاہتے تھے۔ یہ عیسائیوں کے اس فرقے کے لوگ تھے جو موحدین تھے۔ یعنی تثلیث کے قائل نہیں تھے۔ غرض آپؐ نے اُن سے فرمایا تمہیں باہر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ مَسْجِدِيْ هٰذَا یہ میری مسجد ہے۔ اس میں تم اپنی عبادت کر لو۔ چنانچہ انہوں نے وہاں عبادت کی۔ مسجد نبویؐ جو دُنیا کی سب سے زیادہ مقدس اور پاک مسجد ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کو عبادت کرنے کی اجازت دی۔ اور اس اُسوۂ نبویؐ سے یہ ثابت ہوا کہ مساجد خدا کے گھر ہیں اور خدا کے گھر توحید باری کو قائم کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں اور مساجد کے دروازے موحدین کے لئے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ پس وہ مساجد جن کے اندر خدا کے فضل سے مسجد کی رُوح باقی ہے اور حیات بخش ہیں رُوحانی طور پر، اُن مساجد کو محراب اور گنبد اور میناروں کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔

غرض مسجدیں عملاً مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی بنیاد ہوتی ہیں۔ اور یہی اُن کی ایک بہت بڑی غرض ہے اس لئے جہاں بھی اور جو بھی مسجدیں بنیں، وہ وہی حقیقی اور سچی مساجد ہیں جن کے متعلق خدا تعالےٰ یہ فرماتا ہے

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ

یا اس کے طفیل اور اس کے تابع جو دُوسری مساجد ہیں جو اسی کی نہج پر بنائی جائیں اور اسی ایثار کے جذبہ کے ساتھ بنائی جائیں یعنی کچھ لوگ اپنی غربت کے باوجود خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دیتے ہوئے خدا کا گھر اس لئے تیار کر دیں تاکہ وہاں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کی جا سکے۔

غرض باہر بھی اور یہاں بھی مالی قربانی کے علاوہ دُوسرے میدانوں میں بھی جماعت احمدیہ نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ مثلاً تبادلۂ خیال ہے۔ ہمارے مُلک میں بھی اور باہر بھی جماعت کے متعلق ایک جستجو پیدا ہو چکی ہے۔ لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ساری دُنیا ہی اکٹھے ہو کر احمدیوں کے خلاف کھڑی ہو گئی ہے۔ چنانچہ جب وہ نیک نیتی کے ساتھ تبادلۂ خیال کرتے ہیں تو ہزارہا لوگ ہیں جو ہر سال جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ اور بعض دفعہ تو شرم آتی ہے کہ ہمارے پاکستان میں بعض علاقوں میں ہزارہا نئے احمدی ہو رہے ہیں۔ اور اُن کو تبلیغ کرنے والے زیادہ تر خود نئے احمدی ہوتے ہیں۔ اور جو پُرانے احمدی ہیں وہ اس طرف پُوری توجہ نہیں کرتے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حصول میں غفلت برت رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کو بیدار کرے۔ اور اپنے فضل کے حصول کے سامان اُن کے لئے بھی پیدا کرے۔

یہ ہے مخلصین کی جماعت جو اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس رُوحانی فرزند کے لئے تیار کی جس کے لئے آپ نے بڑے پیار سے "ہمارا مہدی" کے الفاظ فرمائے تھے۔ گویا یہ جماعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدی کی جماعت ہے۔ اُس مہدی کی جس نے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت

کی کامل پیروی میں اور آپؐ کی بشارات کے مطابق خدا تعالیٰ سے جو معلّم حقیقی ہے، علم قرآن سیکھا۔ اور رُوحانی اسرار سیکھے۔ اور آج کی دُنیا کے جو مسائل تھے اُن کو حل کرنے کے لئے جن علوم کی ضرورت تھی وہ سیکھے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے مہدی معہود علیہ السلام کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا۔ لیکن جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے الٰہی سلسلوں میں منافقین کی ایک جماعت بھی موجود رہتی ہے۔ جس کے بہت فوائد ہیں۔ منافقین کے وجود کے نتیجہ میں جماعت کا وہ حصّہ جو زندہ اور بیدار ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ سے پیار کرنے والا اور خدا تعالےٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا ہوتا ہے، اسی پر بہت سی ذمّہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔

ہم میں بھی منافقین ہیں۔ لیکن ہمیں خدا نے یہ کہا ہے کہ تم

فراست سے کام لو

اور بیدار ہو کر اور اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھتے ہوئے اُن کے فتنوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہا کرو۔ لیکن توکّل اللہ پر رکھو۔ اگر تم خدا تعالےٰ سے پیار کرنے والے ہو گے تو جس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے معاندین کے شر سے الٰہی سلسلوں کو محفوظ کیا جاتا ہے اور اُن سے حفاظت کی جاتی ہے لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ جماعت اُن ذمّہ داریوں کو نباہنے والی ہو۔ جو ذمّہ داریاں اللہ تعالیٰ نے نفاق سے بچنے کے سلسلہ میں مخلصین کے کندھوں پر ڈالی ہوتی ہیں۔

پس ہمارا فرض ہے کہ فساد سے بچتے ہوئے، قانون کی پابندی کرتے ہوئے ایسی راہیں اختیار کریں جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھی ہیں۔ تاکہ ہم جماعت کو منافقین کے شر سے محفوظ رکھ سکیں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ ہی کے فضل کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ آخری کامیابی خدا کے فضل اور رحمت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ بہرحال یہ سانپ تو ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اور ہمیشہ ڈسنے کی کوشش بھی کرتا رہتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ اگر ہم اُس کے دامن کو نہیں چھوڑیں گے تو خدا کا فضل ہمیں اِس سے محفوظ کر دے گا۔

دراصل مَیں اِس وقت جماعت کی مالی قربانیوں کا ذکر کر رہا ہوں۔ جس کے نتیجہ میں میرا دِل خدا کی حمد اور اُس کے پیار سے معمور ہے۔ اور احبابِ جماعت کے دِل بھی اس کی حمد سے معمور ہونے چاہئیں۔

دیکھو ساری دُنیا نے پہلے سے زیادہ ہمیں دُھتکارا۔ پہلے سے زیادہ ہمیں بُرا بھلا کہا۔ پہلے سے زیادہ ہمارے خلاف جھُوٹ اور بُہتان باندھا گیا۔ پہلے سے زیادہ ہمیں دُنیا میں بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے پہلے سے کہیں زیادہ ہم پر اپنے فضلوں کو نازل کیا۔ اور جماعت احمدیہ کو اپنے مقصد کے حصُول کے لئے جن راہوں پر اُس نے چلایا تھا اور درحقیقت وہ ایک ہی راہ ہے یعنی

غلبۂ اِسلام کی شاہراہ۔

اِس شاہراہ پر ہماری حرکت کو سُست نہیں ہونے دیا بلکہ جو گذرا ہوا سال ہے اُس میں بھی ہماری حرکت شاہراہ غلبۂ اسلام پر زیادہ شدّت اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھتی رہی ہے۔ اور ہم اُمید رکھتے ہیں اپنے ربّ سے اور ہم دُعائیں کرتے ہیں اپنے ربّ سے اور اُسی پر ہمارا توکّل اور بھروسہ ہے کہ آنے والے سال میں بھی وہ ہمیں پہلے سے زیادہ اپنی محبّت اور پیار اور اپنی رضاء سے نوازتا رہے گا۔ اور ہمیں اپنی آخری کامیابی کے زیادہ قریب کر دے گا۔ جو سال بسال نسبت ہے اس لحاظ سے بھی زیادہ قریب کر دے گا۔ تاکہ وہ دِن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں جس دِن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّائی پر ہر انسان گواہی دینے لگے اور خدائے واحد و یگانہ کا جھنڈا ہر گھر کے اُوپر ہمیں لہراتا ہوا نظر آنے لگے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور خدا کرے کہ ہم اپنی کسی

غفلت اور کوتاہی کے نتیجہ میں اس کی ناراضگی کو مول لینے والے نہ بن جائیں۔ بلکہ ہمیشہ ہی اس کے پیار کے جلوے، اس کی رضا کے جلوے اور اس کی منشاءِ خاص قدرتوں کے جلوے ہم پر ظاہر ہوتے رہیں اور جس غرض کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تھا۔ یعنی یہ کہ ساری دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنا دیا جائے اور یہ غرض آپؐ کے روحانی فرزند مہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ میں پوری ہونی تھی۔ خدا کرے کہ یہ غرض اور یہ مقصد جلد حاصل ہو جائے اور نوعِ انسانی کو امن اور آشتی کی زندگی گزارنے کا موقع میسّر آ جائے۔" اللّٰھم آمین

خطبۂ نکاح

مورخہ ۱۲ر احسان ۱۳۵۵ ہش بمطابق ۱۲ر جون ۱۹۷۶ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت محترم چوہدری سلطان احمد صاحب ابن مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ساکن چک ۱۲۱ ضلع رحیم یار خان کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا روحانی برکت کے لئے درج ذیل ہے۔

حضور نے خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

"اس وقت میں اپنے ایک پرانے شاگرد جو تعلیم الاسلام کالج میں پڑھتے رہے ہیں، کے نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں اُن کا نام ہے۔ سلطان احمد۔ جو ماشاء اللہ بڑے ہنس مکھ اور زندہ دل نوجوان ہیں۔ اور خدا کرے ہمیشہ متقی، اسلام اور احمدیت کے فدائی بھی رہیں ان کا نکاح عزیزہ مکرمہ بشریٰ محمود صاحبہ جو مکرم لیفٹیننٹ کرنل محمود احمد صاحب ساکن ربوہ کی بیٹی ہیں کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس رشتے کو بہت بابرکت کرے ان کے لئے بھی اور اُن سب کے لئے بھی جن کے ساتھ اُن کا بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق ہے یا کبھی پیدا ہوگا۔"

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اس رشتے کے بہت ہی برکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دُعا کروائی

(الفضل ربوہ ۱۹ $\frac{6}{76}$)

جس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔[۲]

روس زہرہ پر تین خلائی جہاز اتار چکا ہے لیکن مریخ پر اسے یہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ دو روسی خلائی جہاز مریخ پر اترے لیکن ۲۰ سیکنڈ میں بیکار ہو کر رہ گئے۔ امریکی خلائی جہاز وائی کنگ دو مرتبہ کے التواء کے بعد آج مریخ کی سطح پر اتر رہا ہے۔ زہرہ کی فضا جو مریخ کے مقابلہ میں زیادہ ناسازگار ہے وہاں پر روسیوں نے کامیابی سے تین خلائی جہاز اتارے ہیں مریخ کی فضا میں ہر لمحہ گرد کے بگولے اٹھتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے ان بگولوں نے روسی خلائی جہازوں کو بیکار کر دیا ہو اگر ایسے کسی بگولے سے وائی کنگ کو واسطہ پڑ گیا تو اس کا نتیجہ شاید دوسرا ہو لیکن امریکی سائنسداں جنہوں نے اس تجربہ پر ایک ارب ڈالر صرف کئے ہیں بہت پُر اُمید ہیں کیونکہ مریخ کی فضا زندگی کے لئے زیادہ سازگار ہے نہ تو وہاں کی سردی ناقابل برداشت ہے اور نہ گرمی ستر ڈگری فارن ہائٹ سے زیادہ ہے۔ جبکہ چاند بالکل خشک ہے وہاں رطوبت اور نمی کا نام نہیں جو زندگی کے لئے شرط لازم ہے۔ کل شیئی حیّ من الماء[۱] زہرہ میں درجہ حرارت ۸۰۰ ڈگری فارن ہائٹ جس میں سیسہ کی دیوار بھی پگھل جائے۔ اس لئے اگر زندگی کا کوئی سراغ مل سکتا ہے تو سرزمین مریخ میں اس کے زیادہ امکان ہیں۔ اگر امریکی خلائی جہاز وائکنگ کے ذریعہ مریخ میں زندگی کا سراغ مل گیا تو یہ انسان کی بہت بڑی بلکہ سب سے بڑی دریافت ہوگی۔ (روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۲۱ر جولائی ۱۹۷۶ء)

درخواستِ دُعا:۔ جماعت بڑھالوں کے سیکرٹری مال مکرم غلام نبی صاحب اولادِ نرینہ سے محروم ہیں۔ اور بعض دیگر پریشانیوں میں مبتلاء ہیں احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

منقولات

(۱)

اٹلی میں اسقاطِ حمل کا جواز

اٹلی سے خبر آئی ہے کہ وہاں کی پارلیمنٹ میں اسقاطِ حمل کو جائز قرار دینے کا بل پیش ہو رہا ہے یہ وہ قانون ہے جو ایک ایک فرنگی متمدن ملک میں بنتا جا رہا ہے۔ اور اب اٹلی سے اس کی خبر آ رہی ہے۔ یہ ملک کیتھولک مسیحیت کا مرکز ہے جہاں اسقاطِ حمل کی سخت مخالفت ہوتی چلی آ رہی ہے۔ مہذب دنیا میں تعدد ازدواج پر پابندی کے ساتھ ساتھ اسقاطِ حمل کو جائز قرار دیا جا رہا ہے۔ اور حرام کاری پر کسی قسم کی پابندی نہیں لگائی جا رہی ہے۔

(۲)

اور نصف بوتل شراب بھی

"ہند اور پاکستان کے مابین ریلوے سفر کے گیارہ سال کے بعد کھلنے کی خوش خبری کے ساتھ ساتھ خبر کا یہ ناقابلِ یقین ٹکڑا بھی پڑھ لیجئے کہ:۔

"پاکستان سے ہندوستان آنے والے مسافر اب اپنے ساتھ ڈھائی سو روپیہ نقد لا سکیں گے پہلے انہیں صرف بیس روپیہ لانے کی اجازت تھی۔ اور ساتھ ہی نئی رعایت یہ ہوئی ہے کہ وہ اپنے ساتھ نصف بوتل شراب بھی لا سکیں گے۔"

پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اور وہاں سے سفر کر کے آنے والے عموماً مسلمان ہی ہوتے ہیں ان کو شراب (وہ نصف بوتل ہی سہی) کے لانے کی اجازت آخر کس طرح اور کن مصالح کی بنا پر دی گئی۔ اب تک تو صرف غیر ملکی یوروپین اور امریکن سیاحوں کے متعلق شہرت تھی کہ وہ شراب کے اس درجہ عادی ہوتے ہیں کہ غیر ملکوں کی سیاحت میں بھی اس کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ وہ ممالک جہاں شراب پر پابندی عائد ہے۔ وہ بھی ان سیاحوں کے سلسلہ میں رعایت کرتے ہیں —— کیا اب ایسی ہی رعایت ایک مسلم ملک کے سیاحوں اور مسافروں کے ساتھ اس پڑوسی ملک میں روا رکھی جائے گی۔ جو امتناعِ شراب کا دعویدار سمجھا جاتا ہے"۔ (ع ق)

(۳)

ضُعفِ بصارت کے دو بڑے سبب

جاپان کی وزارتِ صحت کا ایک جائزہ حال میں شائع ہوا ہے جس میں اس پر بڑی تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ جاپان کے بچوں کی بصارت میں تیزی سے خلل رونما ہو رہا ہے اور اس کے منجملہ اور اسباب کے دو اسباب کا ذکر خاص طور سے کیا ہے اوّل یہ کہ وہ بچے ٹیلی ویژن کے پروگرام کثرت سے دیکھتے رہتے ہیں۔ دوم یہ کہ انہیں اپنی کتابوں میں باریک ٹائپ کے حروف شروع سے پڑھنے پڑتے ہیں۔

ٹیلی ویژن جس طرح بچوں کی بصارت پر بُرا اثر ڈالتا ہے اس طرح بڑوں کی بصارت پر بھی اثر ڈالنے والا ہے اور یہی حال باریک ٹائپ کے حروف کا بھی ہے اوّل الذکر سبب ضُعفِ بصر کا بہت پہلے سے موجود تھا۔ اور یہ ٹیلی ویژن کی ایجاد تو نسبتاً حال کی ہے اور یہ دونوں چیزیں مل کر بڑوں اور چھوٹوں سب کی نظر پر جو اثر ڈال رہی ہیں اس کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ (ع۔ ق) (ہفت روزہ صدقِ جدید لکھنؤ ۱۶ر جولائی ۱۹۷۶ء)

(۴)

مریخ پر کمند

انسان نے زندگی کی تلاش میں چاند اور زہرہ کے بعد اب مریخ پر کمندیں ڈالی ہیں اور اگلے چند دنوں میں تحقیقات کے ساتھ معلوم ہو جائے گا کہ آیا اس سیارہ پر زندگی ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس شکل میں ہے۔ مائیکروب ہیں یا بیکٹیریا زندگی کی ابتدائی شکل ہے جو جراثیم ہیں جن کو انسانی آنکھ انتہائی دقیق آلات کی مدد کے بغیر نہیں دیکھ سکتی۔ بیکٹیریا، ایک نظامِ جسمانی ہے[۲] (باقی صہ ہذا کالم ۱)

---

[۱] حاشیہ واضح ہو کہ اخبار الجمعیۃ میں آیت کریمہ کا یہ حصہ غلط شائع ہوا ہے۔ درست اس طرح ہے:۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (سورۃ الانبیاء آیت ۳۱) (بدر)

(قسط نمبر ۲)

بزرگانِ سلف کی بعض کتابوں میں تبدیلی کا ناپاک منصوبہ

از مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

مذکورہ ایڈیشن میں علامہ عبد الرحمٰن صاحب شوق نے اگرچہ احمدیہ علم کلام کی مؤید عبارتوں کو اپنی کتاب سے خارج کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ تاہم خوش قسمتی سے بعض حوالے ہنوز اس ایڈیشن میں ایسے بھی رہ گئے ہیں۔ جن سے احمدی فائدہ اٹھا سکتے ہیں لہذا ضرورت پڑی کہ بقیہ تمام حوالے بھی چن چن کر نکال باہر کئے جائیں۔ تا آئندہ نسلیں "تذکرۃ الاولیاء" کے مطالعہ کے نتیجہ میں احمدیت سے متاثر نہ ہو جائیں یہ کٹھن فریضہ جناب سید رئیس احمد صاحب جعفری (وفات ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۸ء) نے نہایت خوبی اور کمال محنت و عرق ریزی سے انجام دیا۔ چنانچہ انہوں نے نیا "تذکرۃ الاولیاء" لکھا جس کے پہلے حصہ میں اصلی "تذکرۃ الاولیاء" کا اپنے مفید مطلب خلاصہ شامل کیا۔ اور حصہ دوم میں برصغیر پاک و ہند کے بعض صوفیاء کے حالات درج کئے اس مصلحت آمیز کاروائی کے نتیجہ میں جو حوالے قارئین کی آنکھوں سے مستقل طور پر اوجھل ہو گئے وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) "نیز فرمایا (حضرت امام جعفر صادقؒ نے) کہ الہام مقبولوں کا وصف ہے۔ اور بغیر الہام استدلال کرنا مردودوں کا فعل ہے"۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ ہجری صفحہ ۱۱)

(اردو ترجمہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۵ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۲) "منقول ہے کہ ایک روز حدیث پڑھی گئی۔ "اٰخِرُ مَنْ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ یُقَالُ لَہٗ نِہَاد" یعنی اس امت میں سے سب سے اخیر جو دوزخ سے نکلے گا۔ وہ اسی ہزار سال بعد نکلے گا اور جس کا نام نہاد ہوگا۔ یہ سن کر فرمایا (حضرت حسن بصریؒ نے) کاش وہ نہاد حسن ہی ہوتا"۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۲۱ ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۲ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۳) "منقول ہے کہ حسن بصریؒ کا ایک آتش پرست ہمسایہ شمعون نام بیمار ہوا۔ جب اس کی حالت نازک ہوئی تو کسی نے آکر آپؒ کو اطلاع دی کہ اپنے ہمسایہ کی آکر خبر تو پوچھیں۔ آپ اس کے پاس آئے۔ دیکھا کہ آگ کے دھوئیں کے مارے سیاہ ہو گیا ہے آپؒ نے فرمایا اب تو خدا تعالیٰ سے ڈرو ساری عمر تو تم نے آگ اور دھوئیں میں بسر کی۔ اب تو اسلام قبول کر لو۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے شمعون نے کہا تین باتیں مجھے اسلام سے روکتی ہیں۔ ایک یہ کہ تم دنیا کو برا کہتے ہو اور پھر دن رات اس کی تلاش میں رہتے ہو دوسرے یہ کہ موت کو حق سمجھتے ہو پھر اس کے لئے تیاری نہیں کرتے تیسرے یہ کہ دیدار حق کے قائل ہو اور پھر زندگی میں ایسے کام کرتے ہو جو سراسر اس کی رضا کے برخلاف ہیں۔ آپؒ نے فرمایا کہ یہ علامت آشناؤں کی ہے۔ پس اگر مومن ایسا کرتے ہیں تو تم کیا کر رہے ہو وہ اس کی یگانگی کے اقراری ہیں اور تم نے آتش پرستی میں عمر بسر کر دی ہے آگ جس کی پرستش تم نے ستر سال کی ہے تمہیں اور مجھے دونوں کو جلا دے گی۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آگ کی مجال نہیں کہ میرے بدن کا ایک بال بھی جلا سکے خواہ آزما لو۔ آؤ ہم دونوں آگ میں ہاتھ ڈالتے ہیں پھر تمہیں آگ کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ کی قدرت معلوم ہو جائے گی۔ یہ کہہ کر دونوں نے آگ میں ہاتھ رکھے آگ نے ذرہ بھر اثر نہ کیا جب شمعون نے یہ دیکھا تو حالت بدل گئی دل میں محبت پیدا ہوئی اور حسن رضی اللہ عنہ کو کہا کہ میں ستر سال تو آتش پرستی کرتا رہا۔ اب چند ایک دم باقی ہیں ان میں میں کیا کر سکتا ہوں فرمایا بہتر یہی ہے کہ تو مسلمان ہو جائے کہا اگر آپ اس بات کی نوشت دے دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب نہیں کرے گا۔ تو میں مسلمان ہو جاتا ہوں آپ نے خط لکھدیا شمعون نے کہا اس پر معتبر بصرہ گواہی کے دستخط لکھدیں۔ جب وہ دستخط ہو گئے تو آپؒ نے وہ خط شمعون کو دیا شمعون زار زار رویا اور مسلمان ہو گیا اور حسن بصریؒ کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو آپ اپنے ہاتھ سے مجھے غسل دیں اور قبر میں دفن کر کے یہ خط میرے ہاتھ میں دیں تاکہ میرے پاس دلیل ہو۔ اسلام لا کر وہ مر گیا۔ آپ نے اس کی وصیت کے مطابق کام کیا۔ چنانچہ خود غسل دیا نماز جنازہ ادا کی اور دفن کیا۔ آپ کو اس رات فکر کے مارے نیند نہ آئی ساری رات نماز ادا کرتے رہے اپنے دل میں کہتے تھے کہ میں نے کیا کیا۔ میں تو خود ڈوبا ہوا ہوں دوسرے کو کس طرح بچاؤں گا۔ مجھے اپنے ہی ملک پر دسترس نہیں تو پھر نے اللہ تعالیٰ کے ملک کے بارے میں کیوں کر نوشت دے دی اسی اندیشے میں آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ شمعون سر پر تاج رکھے اور حلہ زیب تن کئے ہوئے بہشت میں ہنسی خوشی ٹہل رہا ہے۔ پوچھا کیا حالت ہے؟ کہا دیکھ لو پوچھتے کیا ہو۔ مجھے اپنے فضل و کرم سے اس مقام میں جگہ دی اپنا دیدار دکھایا۔ اور جو کچھ فضل و کرم میرے حق میں کیا وہ عبارت میں ادا نہیں کر سکتا اب آپ بری الذمہ ہیں۔ یہ لو اپنا خط مجھے اس کی ضرورت نہیں جب آپ بیدار ہوئے تو وہی خط ہاتھ میں دیکھا

(تذکرۃ الاولیاء فارسی مطبوعہ ۱۳۰۶ھ صفحہ ۲۱ ترجمہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۳۰ - صفحہ ۳۱ مطبوعہ منزل نقشبندیہ لاہور)

(۴) "منقول ہے کہ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ چودہ سال راستہ طے کر کے کعبے پہنچے آپ نے یہ ٹھانی تھی کہ اور لوگ تو قدموں چل کر پہنچتے ہیں میں آنکھوں کے بل جاؤں گا۔ پس ہر قدم پر آپ دو رکعت نماز ادا کرتے کعبے پہنچے تو دیکھا پر خانہ کعبہ کو نہ دیکھ کر کہا یہ کیا حادثہ ہے۔ شاید میری بینائی میں خلل آ گیا ہے غیب سے آواز آئی کہ تمہاری بینائی میں فرق نہیں بلکہ خانہ کعبہ ایک ضعیفہ کے استقبال کے لئے گیا ہے جو ادھر آ رہی ہے غیرت کے مارے آپ پکار اٹھے کہ وہ کون ہے؟ اتنے میں دیکھا کہ رابعہ بصریؒ عصا ٹیکتی ہوئی آ رہی ہیں پھر کعبہ بھی اپنے اصلی مقام پر آ گیا"۔

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۴ فارسی صفحہ ۴۲)

(۵) "اگر پیغمبر میں معجزہ ہے تو ولی میں کرامت اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے "مَنْ رَدَّ دَانِقًا مِنَ الْحَرَامِ فَقَدْ نَالَ دَرَجَةَ النُّبُوَّةِ" جس نے حرام کی ایک دمڑی اس کے مالک کو واپس کر دی اسے نبوت کا درجہ مل گیا۔ اور نیز فرمایا کہ سچا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے"۔ (قول حضرت رابعہ العدوی)

(اردو ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۵۸ فارسی صفحہ ۴۶)

(۶) "منقول ہے کہ جب آپ (حضرت ابو یزید بسطامیؒ) مسجد میں جاتے تو کھڑے روتے رہتے لوگ پوچھتے کیوں فرماتے کہ میں اپنے تئیں حیض والی عورت کی طرح پاتا ہوں"۔

(اردو ترجمہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۲۸ فارسی صفحہ ۹۳)

(۷) "پوچھا مجاہدوں میں آپ کی کیفیت کیا رہی؟ فرمایا میں سولہ سال محراب میں رہا اور اپنے تئیں حیض والی عورت کی طرح جانتا تھا"۔

(ایضاً صفحہ ۱۵۶)

(۸) ایک دفعہ خلوت میں آپ (حضرت بایزید بسطامیؒ) کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ میں پاک ہوں میری شان کیا ہی بڑی ہے۔ جب ہوش میں آئے تو مریدوں نے کہا۔ آپ نے یہ کلمہ کہا تھا۔ فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم ہے اگر دوسری مرتبہ مجھ سے یہ کلمہ سنو تو مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ پھر آپؒ نے ہر ایک مرید کو چھری دی جب پھر یہ کلمہ صادر ہوا۔ تو مریدوں نے قتل کا ارادہ کیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ سارا مکان آپ سے پر ہو گیا ہے مرید چھریوں کا وار کرتے لیکن کارگر نہ ہوتا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی پر چھری مار رہے ہیں۔ جب گھڑی بعد وہ صورت چھوٹی ہوئی اور آپ کا قد و قامت نمودار ہوا جیسے کہ محراب میں تو ساری حالت مریدوں نے عرض خدمت کی فرمایا بایزید یہ ہے جو تمہارے سامنے ہے وہ بایزید نہ تھا۔

(اردو ترجمہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۲۹ فارسی صفحہ ۹۱)

(۹) "کسی نے آپ (حضرت بایزید بسطامیؒ) سے پوچھا کہ "عرش کیا ہے"؟ فرمایا "میں ہوں"۔ پوچھا "کرسی کیا ہے"؟ فرمایا "میں ہی ہوں"۔ پوچھا "لوح و قلم کیا ہے"؟ فرمایا۔ "میں ہوں"۔ لوگوں نے کہا کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ فرمایا "میں ہی ہوں"۔ لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے بندے جبرئیلؑ۔ میکائیل۔ اسرافیل اور مقرب فرشتوں کے سے بھی ہیں فرمایا "میں ہوں" وہ شخص خاموش ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص حق میں محو ہو جاتا ہے تو حق بن جاتا ہے اور جو کچھ ہے حق ہے اگر ایسی صورت میں وہ سب کچھ ہو تو کوئی تعجب نہیں"۔

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۵۱ فارسی صفحہ ۱۱۳)

(۱۰) "چنانچہ بایزیدؒ کو لوگوں نے کہا کہ قیامت کے دن ساری خلقت محمدی جھنڈے تلے ہوگی تو اس نے کہا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے

زیادہ ہیں۔ خلقت میرے جھنڈے تلے کھڑی ہو گی"۔

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صـ۱۶۳ فارسی صـ۱)

(۱۱) "اسی طرح لوائی اعظم من لواء محمد و سبحانی ما اعظم شانی میرا نشان نشانِ محمدی سے بڑا ہے اور میں (حضرت بایزید بسطامیؒ) پاک ہوں اور میری شان کیا ہی اعلیٰ ہے"۔

(ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صـ۱۹۳ فارسی صـ۱۱۵)

(۱۲) "آپ (حضرت سفیان ثوریؒ) بصرے میں بیمار پڑ گئے۔ امیر بصرہ نے آپ کو بلا بھیجا تو آدمیوں نے آپؒ کو بیمار پایا۔ آپؒ کو اسہال کی بیماری تھی۔ لیکن عبادت سے ایک دم بھی آرام نہیں لیتے تھے اس رات حساب کیا تو آپ نے ۶۰ مرتبہ اُٹھ کر وضو کیا اور نماز ادا کی لوگوں نے کہا کہ آپؒ وضو تو نہ کریں" فرمایا "میں چاہتا ہوں کہ جب عزرائیل آئے تو پاک ہوں نہ کہ پلید کیونکہ پلیدی کی حالت میں بارگاہِ الٰہی میں نہیں جا سکتے۔

(تذکرۃ الاولیاء اردو صـ۸۱ فارسی صـ۱۱۵)

(۱۳) "ایک رات خواب میں دیکھا کہ آپ (امام اعظم حضرت ابو حنیفہؒ نے تذکرۃ الاولیاء میں حضرت امام اعظم کا ذکر ہی قلمزن کر دیا گیا ہے) جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیاں لحد میں سے اکٹھی کر رہے ہیں اور بعض کو پسند کرتے ہیں اور بعض کو نہیں مارے خوف کے بیدار ہوئے تو ابن سیرین کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آپ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آنحضرت کی لغت کو محفوظ رکھنے میں اس درجہ کو پہنچیں گے کہ اس پر متصرف ہونگے اور ان کی صحت و سقم میں تمیز کریں گے"۔ (ترجمہ تذکرۃ الاولیاء صـ۱۸۵ فارسی صـ۱۳۰)

(۱۴) "منقول ہے کہ ایک روز کوئی برقعہ پوش ہوا سے اُتر کر آپ (ابو الحسن خرقانیؒ) کے سامنے زمین پر پاؤں مارنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ "میں جنید وقت ہوں میں شبلی وقت ہوں میں بایزید وقت ہوں" آپؒ بھی اُٹھ کر رقص کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ "میں خدائے وقت ہوں۔ مصطفیٰ وقت ہوں" اس کے معنی وہی ہیں جو ہم حسین منصورؒ کے حال میں انا الحق کے حال میں بیان کر چکے ہیں کہ وہ محو تھا"۔ (ترجمہ کتاب تذکرۃ الاولیاء صـ۵۱۵ فارسی صـ۲۲۵)

(علاوہ ازیں اس کے ۲۱۸ - ۲۱۷ - ۲۲ - ۶ - ۲ - ۴ - ۲۷۶ صفحات میں سے بھی بعض واقعات حذف کر دئیے گئے ہیں۔ مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں بآسانی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کی کتاب تذکرۃ الاولیاء کو کس بے دردی سے حذف و تنسیخ کا تختۂ مشق بنایا گیا ہے۔ (باقی)

خدام الاحمدیہ کلکتہ کیطرف سے سوونیئر کی

اشاعت کی تجویز اور احباب کا تعاون

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ عنقریب ایک سوونیئر شائع کرنا چاہتے ہیں جس کیلئے انہوں نے نظارت ہذا سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے درخواست کی ہے کہ اس سلسلہ میں جماعت کے اہلِ قلم حضرات اُن سے تعاون فرمائیں جس بھائی کا مضمون معیاری سمجھا جائے گا اسے مجلس مذکور انعام بھی دے گی۔

نظارت ہذا کے نزدیک کلکتہ کے احمدی نوجوانوں کا یہ عزم مستحسن ہونے کے علاوہ حوصلہ افزائی کے قابل ہے۔ احباب دُعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے سبھی نوجوانوں میں اسی طرح خدمتِ دین کی رُوح بڑھائے اور کام کرنے کی سعادت بخشے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کو سوونیئر کے سلسلہ میں مرکز کی طرف سے ہدایات دی جا رہی ہیں جن کی روشنی میں وہ اس رسالہ کو مرتب کریں گے اور احباب سے تعاون کی درخواست کریں گے اس لئے اس سلسلہ میں تفصیلی اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ فی الحال اجمالی طور پر احباب میں دُعا کے ساتھ عملی تعاون کی تحریک کی جاتی ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

افسوس مکرم ضمیر احمد صاحب امروہی معلم وقف جدید وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۲۰ر وفا (جولائی) افسوس مکرم ضمیر احمد صاحب امروہی معلم وقفِ جدید مورخہ ۱۹ر۷ رات ساڑھے ۱۰ بجے کے قریب قادیان میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے ملٹری کی سروس کرتے وقت خلافتِ ثانیہ میں احمدیت کی قبولیت کا شرف حاصل کیا خدمتِ دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور اسی خدمت کے جذبہ نے آپ کو زندگی وقف کرنے پر مجبور کر دیا اور ۱۹۷۰ء میں آپ نے اپنے آپ کو معلم وقفِ جدید کے لئے پیش کر دیا اور آخری وقت تک اس خدمت کو اخلاص سے سر انجام دیا آپ جتنا عرصہ امروہہ رہے وہاں کے پریذیڈنٹ کے طور پر خدمت سرانجام دیتے رہے کچھ عرصہ سے آپ کو دمہ کی تکلیف تھی جس نے بالآخر کینسر کی صورت اختیار کر لی تھی گذشتہ سال امروہہ میں آپ کا اپریشن ہوا وقتی طور پر افاقہ ہوا اور کچھ وقت آرام کرنے کے بعد آپ پھر اپنی ڈیوٹی پر آ گئے لیکن بیماری میں پورے طور پر افاقہ نہ ہوا اور مرحوم بہت کمزور ہو گئے چنانچہ آپ نے قادیان دارالامان میں مقاماتِ مقدسہ کی آخری زیارت کے لئے رخصت لی لیکن پھر صحت بحال نہ ہوئی اور اسی حالت میں قیام قادیان کے دوران آپ کو پیغامِ اجل آ پہنچا۔ مرحوم موصی تھے لہٰذا بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دئے گئے حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے درویشان کی کثیر تعداد کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہو جانے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دُعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ پانچ لڑکے اور لڑکیاں چھوڑی ہیں جن میں سے دو بچے شادی شدہ ہیں۔ مرحوم کے تیسرے بیٹے عزیزم مظفر احمد صاحب بھی اپنی زندگی وقف کر کے اسلامی درسگاہ احمدیہ سے درجہ ثالثہ پاس کر کے فارغ التحصیل ہوئے ہیں اور انشاء اللہ بطور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات سرانجام دیکر اپنے مرحوم باپ کی نیک تمناؤں کو پورا کرنے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

اخبارِ قادیان

* مورخہ ۲۱ر۷ کو مکرم نور احمد صاحب شکاگو (امریکہ) سے زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔
* مورخہ ۲۲ر۷ کو مکرم سید معین بخاری صاحب ابوظہبی سے زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۶ر۷ کو واپس تشریف لے گئے۔
* مکرم محمد شفیع صاحب درویش دکاندار اب بفضلہ تعالیٰ صحتیاب ہو کر اپنا کاروبار کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کاروبار میں برکت عطا کرے آمین۔
* مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر درویش تاحال اعصابی عوارض کے سبب علیل ہیں صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

اعلانِ نکاح

(۱) مورخہ ۵ر۷ کو بعد نماز مغرب خاکسار نے عزیزم سید مصطفیٰ احمد صاحب کے نکاح کا اعلان عزیزہ نجم السحر شہناز بنت سید اختر امام صاحب موضع چاند مارک مرتی ہاری کے ہمراہ مبلغ ۲۰۰۰/- روپے حق مہر کے عوض کیا ہے اس خوشی کے موقع پر خاکسار نے مدِ شادی فنڈ میں مبلغ ۱۰/- روپے اور محترم اختر امام صاحب نے مبلغ ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

خاکسار: سید ظہیر الدین محمود احمد عزت نگر۔ (بہار) ۲۶ر۷

(۲) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ر۷ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزم سید شاہد احمد صاحب ابن مکرم مولوی سید غلام احمد صاحب ساکن رسولپور تحصیل سونگڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ) کا نکاح عزیزہ سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت مکرم سید احمد رضی اللہ صاحب ساکن رسولپور تحصیل سونگڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ) کے ہمراہ مبلغ ۳۰۰۰ روپے حق مہر اعلان فرمایا اور اجتماعی دعا فرمائی اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین مکرم سید غلام احمد صاحب نے اس خوشی میں ۱۰ روپے اعانت بدر ۵/- روپے درویش فنڈ میں بھجوائے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ خاکسار سید بدر الدین احمد انسپکٹر وقفِ جدید قادیان

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

قسط نمبر (۱)

موعودِ اقوامِ عالم

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی

مذاہب عالم کی مقدس کتابوں سے یہ بات وضاحتًا معلوم ہوتی ہے کہ اس دنیا میں اندھکار کا ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف راغب ہوں گے اس زمانے کو آخری زمانہ ، چودھویں صدی کا زمانہ اور کل یگ کے زمانے سے موسوم کیا گیا ہے اور ان مقدس کتابوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک مامور اوتار اور مصلح ظاہر ہوگا۔ اور وہ اس اندھکار کو دور کر کے روشنی اور روحانیت کو دنیا میں پھیلائیگا یہی مصلح جماعت احمدیہ کے نزدیک "موعودِ اقوامِ عالم" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ مصلح جس کی آمد کا وعدہ مذاہب عالم کی مقدس کتابوں میں ملتا ہے۔

میری آج کی تقریر اسی مقدس وجود "موعودِ اقوامِ عالم" کے بارہ میں ہے۔

میری تقریر کے دو حصے ہیں:-

اوّل :- مذہبی کتابوں میں آنے والے مصلح کے بارے میں کیا لکھا ہے۔ مثلاً یہ کہ اس وقت زمانہ کے حالات کس قسم کے ہوں گے۔ اس مامور کے لئے بعض خاص نشانوں کا ظہور جس سے وہ پہچانا جائے گا۔ اس مصلح کا ظہور کہاں اور کس نام سے ہوگا۔

دوسرا :- وہ آنے والا وجود کون ہے۔ اور اس نے کیا کام کئے جن کی بناء پر یہ سمجھا جائے کہ یہ وجود ہی مذہبی کتابوں میں بیان کردہ پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔

یہ تذکرہ کہ آخری زمانہ میں لوگوں سے روحانیت ختم ہو جائے گی اور لوگ پاپوں کی طرف مائل ہو جائیں گے اور ان کی اصلاح اور سدھار کے لئے ایک مصلح کا ظہور ہوگا۔ تقریباً ہر مذہب کی کتاب میں ملتا ہے۔ لیکن میں اس وقت صرف تین بڑے مذاہب کی کتابوں سے وہ پیشگوئیاں بیان کروں گا۔ یہ تین بڑے مذاہب ہندو مذہب۔ عیسائیت اور اسلام ہیں

ویدک دھرم

سب سے پہلے میں ویدک دھرم (ہندو مذہب) کو لیتا ہوں اس مذہب میں بے شمار فرقے ہیں۔ زیادہ تر سناتن دھرم کی کتابوں کو سامنے رکھتے ہوئے بعض باتیں بیان کروں گا۔ ہندوؤں کا ہی ایک فرقہ سکھ قوم زیادہ تر پنجاب میں آباد ہے۔ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ سکھ مذہب کے بانی ہیں جنہوں نے آنے والے مصلح کے بارہ میں بہت کچھ بیان کیا ہے اس لئے ہندو مذہب کے ساتھ سکھ مذہب کی پیشگوئیاں بھی بیان کروں گا۔

زمانے کی تقسیم

ہندوؤں میں بالخصوص فرقہ سناتن دھرم میں زمانے کو حسب ذیل چار یگوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ست یگ۔ تریتا یگ۔ دواپر یگ
اور کل یگ

اور یہ بتایا گیا ہے کہ ست یگ میں نیکی کا بول بالا ہوتا ہے لوگ روحانیت میں زیادہ مگن ہوتے ہیں اور جب تریتا یگ آتا ہے تو اس میں چوتھا حصہ نیکی کا کم ہو جاتا ہے۔ دواپر یگ میں نیکی کی طرف میلان اور کم ہو جاتا ہے اور نصف سے بھی کم لوگ خدا کو یاد کرنے والے رہ جاتے ہیں۔ اور کل یگ میں نیکی کا چوتھا حصہ بھی نہیں رہتا۔ اور زیادہ تر لوگ پاپوں میں اور بری باتوں میں دلچسپی لینے لگتے ہیں۔ چنانچہ ان چاروں یگوں کا بڑی تفصیل سے بھاگوت پران میں یوں تذکرہ ہے۔

(ترجمہ) ست یگ میں دھرم کے چاروں چرن موجود ہوتے ہیں یعنی ستیہ۔ دیا۔ تپ اور دان ان چاروں میں لوگوں کی دلچسپی ہوتی ہے ست یگ کے لوگ سنتوشی (صابر) نیک اور اچھے دل والے۔ شانتی سے رہنے والے اور اپنی اندریوں پر قابو رکھنے والے ہوتے ہیں۔

تریتا یگ میں دھرم کے چاروں چرنوں میں سے چوتھا حصہ ختم ہو جاتا ہے تاہم اس زمانہ کے براہمن دھرم کے کاموں "تپسیا" وغیرہ میں متوجہ ہوتے ہیں اور ہنسا (ایذا رسانی) کے کاموں سے دور رہتے ہیں۔ اور جب دواپر یگ آتا ہے تو ستیہ۔ تپ۔ دیا اور دان کے چاروں چرنوں میں سے آدھا آدھا حصہ رہ جاتا ہے۔ اور جب کل یگ آتا ہے تو ادھرم بڑھ جاتا ہے۔ اور دھرم کے چرنوں کا صرف چوتھا حصہ رہ جاتا ہے اور یہ چوتھا حصہ بھی آخر میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس یگ میں شودر اور داس (وہ لوگ جو خدا سے دور ہوتے ہیں) پر دھان یعنی بڑے ہوتے ہیں اور یہ لوگ نہایت لالچی۔ بہت کیریکٹر والے بے رحم اور متکبر اور بہت زیادہ خواہشیں کرنے والے ہوتے ہیں"۔

(شریمد بھاگوت پران اسکند ۱۲
ادھیائے نمبر ۳)

مہابھارت میں کل یگ کے بارے میں لکھا ہے:

ترجمہ:- کل یگ کے دور میں اندھا دھند ادھرم (بے دینی) کی عملداری رہتی ہے جھوٹ۔ فریب۔ ہنسا۔ ایذا رسانی غصہ۔ لالچ وغیرہ کا دور دورہ ہوتا ہے انسان کو خراب اعمال سے رغبت اور نیک اعمال سے نفرت ہوتی ہے جپ تپ پوجا پاٹھ۔ برت۔ ہون ایسے تمام نیک کام براہمن چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ خوردنی چیزوں کا کوئی امتیاز نہیں رہتا۔۔۔ دولت ہی کی فکر میں لوگ اندھے رہتے ہیں شودروں (رذیلوں) کا عروج ہوتا ہے۔ وہ دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ غلہ بے مزہ پھل بدذائقہ ہو جاتے ہیں۔ کم عمر لڑکیاں صاحب اولاد ہوتی ہیں۔۔۔ ناخن اور بال بڑھا کر لوگ مہاتما بن جاتے ہیں۔ برہم چاری خوب مال مارتے ہیں۔ گوشت کھاتے ہیں۔ شرابیں اڑاتے ہیں۔ براہمن دشالم (واعظ لوگ) رذیلوں سے فخر کے ساتھ دان لیتے ہیں۔۔۔ نیک لوگ کو چین نہیں ملتا ان کی زندگی کم ہو جاتی اور پاپی بے فکری سے بہت دنوں تک زندہ رہتے ہیں۔ عورتوں کا چلن بگڑ جاتا ہے خاوندوں کے ہوتے نوکروں کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔۔۔ شراب خانے آباد ہوتے ہیں۔ عبادت خانے سنسان ہوتے ہیں۔ جہاں پہلے دھرم ہوتے تھے وہاں بدفعلیوں کی گرم بازاری رہتی ہے۔

(مہابھارت دن پرو)

کلکی پوران میں کل یگ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

ترجمہ اس وقت لوگ پاکھنڈ کے لئے دھرم کا دکھاوا کرنے والے بدیوں کی طرف مائل۔ ماں باپ کو دکھ دینے والے ہوں گے۔ ان میں برہمن ویدوں سے خالی ہوں گے۔ اور سدا شودروں کی سیوا کرنے والے ہوں گے۔ اکثر جھگڑا کرنے والے وید کو بیچنے والے ہوں گے لوگوں کے تند تیور ہوں گے۔ پاپ کو اہم چیز سمجھنے والے ہوں گے شودر گھر بنانے والے اور نیچ لوگوں کے ساتھی ہوں گے کل یگ میں براہمن دولت مند ہونے کی وجہ سے اچھے مانے جاتے ہیں اور کل یگ میں سنیاسی گھر بنا کر رہنے کے عادی ہوتے ہیں۔ (سنیاس آشرم میں ویدک دھرم کی رو سے وہ گھر بار چھوڑ کر مذہب اور خدا کی یاد میں رہنا چاہیئے) دھرم کا صرف نشان دھارن کرنے والے اور سادھو کا سوانگ بھر کر لوگوں کو ٹھگنے والے ہوں گے۔ دولت مند لوگ سادھو مانے جائیں گے۔ اور دور کا جل تیرتھ مانا جائے گا۔ گلے میں صرف جنیو ڈال لینے سے برہمن کہلائے گا۔ اور ہاتھ میں ڈنڈا لینے سے سنیاسی کہلائیگا۔ (لیکن عمل نہیں ہوگا ناقل)

(کلکی پوران)

بانی سکھ دھرم حضرت بابا نانک رح

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی وضاحت سے اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ آئندہ کل یگ کا جو آنے والا ہے وہ زمانہ ایسا جور و ظلم کا ہوگا کہ ہندو اور مسلمان دونوں اپنے دھرم کو ترک کر دیں گے۔ ہندو گائیتری اور ترپن کو بھول جائیں گے۔ اور مسلمان فاتحہ اور درود کی حقیقت سے بے خبر ہوں گے۔ ست گورو کو کوئی بھی نہ پہچانیگا۔ اور نہ کوئی نصیحت لے گا۔ سب پر ایک ہی طرح کی خراب حالت وارد ہوگی۔ ایسا ورتارا ورت جاوے گا کہ دوہاں دھراں (مسلمان۔ ہندو) دا ناس ہو جاوے گا تاں اس کے اک بھگت پیدا ہو جاوے گا۔ سو نیل بستر پہرے گا۔۔۔ کوئی ان کے پاس جاوے گا۔ تاں اجیتے اندھارے داسی کیتی سچے بادشاہ جی اوہ کرن بھگت ہووے گا۔ تاں یعنی ہویا اے بچہ ابیتا تو سن نہہ کلنک ہوئے اترسی مہابل اوتار سنت اجیہا جگ جگ وشٹاں کرے شنگار یعنی اس وقت نہہ کلنک اوتار آئیگا۔ جو بھلے لوگوں کی بھلائی کرے گا اور دشٹوں کو ہلاک کرے گا۔ (یہ ہلاکت مقابلہ میں بذریعہ دعا ومباہلہ ہوگی)

(تحوالہ جنم ساکھی کلاں بھائی بالا صفحہ ۲۶۱)

حضرت کرشن جی کا فرمان

یہی بات حضرت کرشن جی علیہ السلام نے بھی

فرمائی کہ جب جب بھی دھرم کا زوال ہوگا تب میں اوتار دھارن کروں گا یعنی میرا بروز ہو کر کوئی یہاں پرش اوتار لے گا جو نیکوں کی حفاظت کرے گا دشٹوں کو تباہ کرے گا۔ اور دھرم کی ستھاپنا اور مضبوطی کرے گا۔

(گیتا ادھیائے ۴ ۸۔۷)

عیسائی مذہب کا بیان

عیسائی مذہب میں بھی اس امر کا تذکرہ ہے کہ آخر زمانہ میں لوگ بدیوں میں مبتلا ہوں گے۔ اور ان بدیوں کی اصلاح کے لئے خدا کا رسول یا حضرت مسیح علیہ السلام آئیں گے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"لیکن یہ جان رکھ کہ آخر زمانہ میں برے دن آئیں گے۔ کیونکہ آدمی خود غرض۔ زردوست۔ شیخی باز۔ مغرور۔ بدگو۔ ماں باپ کے نافرمان۔ ناشکر۔ ناپاک۔ طبعی محبت سے خالی۔ سنگدل۔ تہمت لگانے والے۔ بے ضبط۔ تند مزاج۔ نیکی کے دشمن دغاباز۔ ڈھیٹھ گھمنڈ کرنے والے خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہوں گے۔ وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے مگر اس کے اثر کو قبول نہ کریں گے۔"

(تمتھیس ۲ باب ۳ آیت ۱ تا ۵)

پھر لکھا ہے:۔

"آئندہ زمانوں میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے برگشتہ ہو جائیں گے۔ یہ ان جھوٹے آدمیوں کی ریاکاری کے باعث ہوگا۔ جن کا دل گویا گرم لوہے سے داغا گیا ہے۔ یہ لوگ بیاہ کرنے سے منع کریں گے۔ اور ان کھانوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیں گے۔ جنہیں خدا نے اس کے لئے پیدا کیا ہے۔ کہ ایماندار اور حق کے پہچاننے والے انہیں شکر گذاری کے ساتھ کھائیں۔"

تمتھیس ۱ باب ۴ آیت ۱ تا ۳

بائبل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے تاریک زمانہ میں جو مصلح آئیگا وہ مثیل داؤد ہوگا۔ خدا کا رسول ہوگا۔ اور خداوند کے نام پر آنے والا حضرت مسیح علیہ السلام کا مثیل ہوگا۔ چنانچہ حزقیل نبی کی کتاب میں لکھا ہے:۔

"میں ان کے لئے ایک چوپان مقرر کروں گا اور وہ ان کو چرائیگا۔ یعنی میرا بندہ داؤد ان کو چرائیگا۔ اور وہی ان کا چوپان ہوگا۔ اور میں خداوند ان کا خدا ہوں گا اور میرا بندہ داؤد ان کے درمیان سردار ہوگا۔ مجھ خداوند نے یوں کہا ہے۔ اور میں ان کے ساتھ صلح کا عہد باندھوں گا۔ اور سارے برے درندوں کو زمین پر سے نابود کر دوں گا۔ اور وہ بیابان میں سلامتی سے رہا کریں گے اور جنگلوں میں رہیں گے۔"

(حزقیل باب ۳۴)

اور ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہے:۔

"تم نے اپنی باتوں سے خداوند کو بیزار کر دیا ہے۔ ...... دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا۔ اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کرے گا۔ اور وہ خداوند جس کی تلاش میں ہو ہاں عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آئیگا۔ دیکھو وہ یقیناً آئیگا۔"

(ملاکی نبی کی کتاب باب ۳)

اور متی میں لکھا ہے:۔

"دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔"

(متی باب ۲۳)

عیسائیوں کا حضرت مسیح کے بارہ میں موجودہ عقیدہ

عیسائی حضرات نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں یہ عقیدہ پھیلایا کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ موجود ہیں اور انہی کی دوبارہ آمد کے بارہ میں کئی تاریخیں مقرر کی جا چکی ہیں لیکن متی باب ۱۹ آیت ۲۸ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد بروزی طور پر نئی پیدائش سے ہوگی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔"

پس حضرت مسیح علیہ السلام تو ۱۲۰ سال کی عمر پا کر فوت ہو گئے اور اپنی بھیڑوں سے ملاقات کرنے کے لئے کشمیر تشریف لائے اور وہیں وفات پائی اور سرینگر کے محلہ خانیار میں دفن ہوئے۔ آج بھی ان کی زیارت وہاں موجود ہے۔

اسلامی مذہب کا بیان

مذہب اسلام میں بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب اسلام صرف نام کا رہ جائیگا۔ اور قرآن مجید صرف رسم کے طور پر پڑھا جائے گا۔ مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ یعنی نمازی ان میں نہیں ہونگے۔ اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہوں گے۔ انہی میں سے فتنے نکلیں گے۔ اور انہی میں لوٹ کر جائیں گے۔

(بحوالہ مشکوٰۃ کتاب العلم)

اقتراب الساعۃ نامی کتاب میں احادیث کے حوالہ سے مندرجہ آخری زمانہ کے تعلق میں لکھا ہے۔

"آخر زمانہ میں عابد جاہل ہوں گے۔ قاری لوگ فاسق ہونگے۔ ...... میاں بی بی کی اطاعت کریگا لیکن ماں کی نافرمانی کرے گا۔ ...... مسجدوں میں شور ہوگا۔ ...... گانے والیاں ظاہر ہوں گی۔ باجے بجیں گے۔ پچھلی اُمت اگلی اُمت پر لعنت کرے گی۔ بڑے کی توقیر ہوگی نہ چھوٹے پر رحم آئیگا۔ ...... حرامزادے بہت ہونے لگے۔ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں ہونگی۔ خطیب بہت ہوں گے لیکن امر بالمعروف کم ہوگا۔ قرآن کو آراستہ کریں گے۔ مسجدوں میں نقش و نگار بنائیں گے۔ دل ویران ہوں گے۔ شراب پی جائیگی۔ عورت شوہر کی تجارت میں شریک ہوگی۔ مرد عورتوں کی شکل بنا دیں گے عورتیں مردوں کی ہمشکل بنیں گی۔ باپ کی نافرمانی کریں گے۔ گانے والیوں کو باجوں کو اختیار کریں گے۔ راستوں میں شراب پیئیں گے۔ ظلم کو فخر جانیں گے۔ رشوت لیں گے۔ جوا کھیلیں گے۔ طبلے باجے مزامیر بجائیں گے۔"

مصنف اقتراب الساعۃ نے یہ ترمذی طبرانی۔ ابن عساکر۔ الدیلمی۔ البیہقی کے حوالہ سے لکھی ہے۔

(اقتراب الساعۃ ص ۳۸ تا ص ۵۱)

امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر

اس قسم کے حالات کے رونما ہونے پر اسلام نے یہ خوشخبری دی ہے کہ اُمت محمدیہ میں امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔ قرآن مجید کی سورۃ صف میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان مبارک سے اس آنے والے وجود کو "ومبشرا برسول یاتی من بعدی" کہہ کر رسول کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اسی طرح "ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون" کے مطابق اس تاریکی کے زمانہ میں آنے والے موعود کو رسول کہا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں شیعوں کی مشہور کتاب بحار الانوار میں عربی زبان میں لکھا ہے۔ جس کا یہ ترجمہ ہے۔

"وہی ذات ہے جو اپنا رسول بھیجے گا ہدایت اور دین حق دے کر تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک ناپسند کریں۔ ہدایت اس امام کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کے ذریعہ اللہ تمام دینوں پر اسلام کو غالب کرے گا۔ پس وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دے گا۔ جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔"

(بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۲)

اور حدیث بخاری شریف میں لکھا ہے:۔

"اے مسلمانو تمہارا کیا حال ہوگا تم میں مسیح ابن مریم نازل ہونگے (یعنی مسیح موعود آئیں گے ناقل) وہ صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ کو موقوف کریں گے۔ اور مال تقسیم کریں گے۔"

مقدس کتابوں کے بیان کردہ حالات کو سامنے رکھکر جب زمانہ پر ہم نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت وہی حالات ہمارے سامنے ہیں اور انہی حالات کی وجہ سے ہر مذہب و ملت کے پنڈت۔ ودوان اور علماء چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ اس وقت لوگ اپنے مذاہب کے اصولوں کو چھوڑ چکے ہیں۔ بدیوں میں لوگ مگن ہیں۔ اس لئے اصلاح و سدھار کے لئے مصلح کی سخت ضرورت ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

مکرم سی اے محمد اسماعیل صاحب احمدی اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ایک باہر کے ملک میں گئے تھے۔ مگر ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے دل برداشتہ ہو کر واپس آ گئے۔ اب دوبارہ باہر جانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے درویش فنڈ میں پچیس ۲۵/ روپے دیتے ہوئے احباب جماعت سے درخواست دعا کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے ایک بابرکت ملازمت کی جلد سہولت پیدا فرما دے اور اُن کی پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔ خاکسار۔ شریف احمد امینی انچارج مبلغ بمبئی۔

مختلف مقامات پر ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں جلسے

۱۔ جماعت احمدیہ کلکتہ

مورخہ ۴ جولائی بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں پہلا اجلاس منعقد ہوا مکرم الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم غلام نبی صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرم نورالدین صاحب غادب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک رویاء پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم منیر احمد صاحب بانی نے فضائل قرآن مجید کے عنوان پر تقریر کی آپ نے حقوق اللہ و حقوق العباد کے مختلف پہلوؤں پر قرآنی آیات کی روشنی میں روشنی ڈالی آخر میں صدارتی مختصر تقریر اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے روز بعد نماز عشاء مکرم منیر احمد صاحب بانی کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا مکرم عالمگیر صاحب خادم مسجد احمدیہ کلکتہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے قرآن مجید اور مالی جہاد کے موضوع پر تقریر کی خاکسار نے قرآنی آیات سے مالی جہاد کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عدیم المثال ایثار و قربانی کے چند نمونے پیش کرتے ہوئے اس میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی احباب کو تحریک کی۔

تیسرے روز بھی بعد نماز عشاء مکرم میاں محمد حسین صاحب کی صدارت میں ایک مختصر اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم شہاب الدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم چوہدری محمد سعید صاحب لکھنوی نے توحید باری تعالیٰ کے عنوان پر تقریر کی آپ نے دیگر مذاہب میں توحید کے نظریہ کے بالمقابل سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کیا۔

مقابلہ تلاوت قرآن مجید

مورخہ ۱۱ جولائی بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے مکرم سید نور عالم صاحب امیر جماعت کلکتہ کی زیر صدارت قرآن مجید کا مقابلہ کرایا گیا۔ اس مقابلہ میں تینوں خدام و انصار اور آٹھ اطفال نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا اور مندرجہ ذیل ترتیب کے ساتھ اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔

انصار و خدام :۔ مکرم مقبول احمد صاحب سہگل اوّل
" منیر احمد صاحب بانی دوم
" نصیر احمد صاحب بانی سوم

اطفال :۔ عزیزم طاہر احمد صاحب بانی ابن مکرم نصیر احمد صاحب بانی اوّل
عزیزم شہزادہ احمد صاحب سہگل ابن مکرم محمد شفیق صاحب سہگل دوم
عزیزم طاہر احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب سوم

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنی تعلیمات پر پورے طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ۔

۲۔ بھاگلپور

مورخہ ۱۱ وفا بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور میں ایک جلسہ ہفتہ قرآن کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کاروائی مکرم محمد شمیم الدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزم سید عبد الرفیع کی نظم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد محترم سید عبد الفہیم صاحب ایم اے بی ایل صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ نے "قرآن عظیم" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد عزیزم مکرم محمد نذیر خانصاحب نے "قرآن کریم کی تاثیرات" کے عنوان پر ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محترم محمد شمیم الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل نائب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ نے عورتوں کے حقوق قرآن کریم کی روشنی میں بیان فرمائے۔ اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ بھاگلپور بہار کی تھی خاکسار کی تقریر کا عنوان "قرآن کریم کی پیشگوئیاں" تھا جس میں خاکسار نے موجودہ زمانہ کے متعلق پوری ہونے والی خاص خاص پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔

آخر میں صاحب صدر کی اختتامی تقریر اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم پذیر ہوا۔

خاکسار۔ محمد حمید کوثر مبلغ بھاگلپور۔

۳۔ شیموگہ

مورخہ ۴ جولائی تا ۱۰ جولائی ۱۹۷۶ء ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ پروگرام کے مطابق مندرجہ احباب کے گھروں پر درس قرآن کریم رکھا گیا۔ دو روز مکرم سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ اور دو روز مکرم ایس۔ کے اختر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ اور دو روز مکرم ایس۔ کے عبد الجبار صاحب اور ایک روز مکرم میر عبد الجلیل صاحب کے گھر پر۔

ان درسوں میں قرآن کریم کی ضرورت صداقت۔ فضائل اور تاثرات وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی۔ اور احباب جماعت کو قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ان درسوں میں مرد۔ مستورات اور بچے شامل ہوتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ شیموگہ۔

۴۔ بمبئی

بمبئی میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مورخہ ۴ جولائی کو بعد نماز عصر "الحق بلڈنگ" میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مشنری انچارج بمبئی نے قرآن مجید کے فضائل و محاسن کے بارے میں قریباً سوا گھنٹہ تقریر کی۔

اسی سلسلہ میں مورخہ ۱۱ جولائی کو بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایک اور اجلاس منعقد ہوا۔ جس کا آغاز خاکسار محمد عمر تیماپوری کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد میں مکرم ٹی۔ کے سلیمان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم کلام اور ترجمہ سنایا اس اجلاس میں مکرم رفیق احمد صاحب امینی مکرم مولوی اشرف علی صاحب فاضل۔ مکرم پی۔ عبد الحمید صاحب مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے قرآن مجید کی تعلیمات اور خوبیوں کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر مجلس نے فضائل قرآن مجید کے موضوع پر تقریر فرمائی بعد دعا یہ اجلاس برخواست ہوا۔

خاکسار۔ محمد عمر تیماپوری مبلغ تبلیغی مرکز بمبئی۔

۵۔ بھوبنیشور

جماعت احمدیہ بھوبنیشور نے ہفتہ قرآن مجید مورخہ ۴ وفا تا ۱۰ وفا منایا۔ تمام اجلاس علی الترتیب محترم مولوی سید منظور احمد صاحب صدر جماعت، مکرم سید بشیر احمد صاحب، مکرم نذیر احمد خاں صاحب کیرنگی، مکرم ڈاکٹر انور الحق صاحب ایم اے پی ایچ ڈی، مکرم جناب سید عبد القیوم صاحب، مکرم سید عبید السلام صاحب نائب صدر، اور مکرم عبد القادر خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی رہائش گاہوں پر بعد از مغرب منعقد ہوتے رہے۔

ان اجلاسوں کے دوران تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی سید منظور احمد صاحب صدر جماعت نے "شان قرآن کریم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" "تعلیم القرآن اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" "فضائل قرآن" "سائنس اور قرآن مجید" عنوانات پر اور مکرم مولوی خلیل الدین احمد خان صاحب فاضل آف نیپالی نے "آداب تلاوت قرآن" "سائنس و قرآن حکیم" عنوانات پر مکرم سید عبید السلام صاحب نائب صدر، مکرم ڈاکٹر انور الحق صاحب ایم اے پی ایچ ڈی، مکرم غلام احمد صاحب عتیاد سیکرٹری امور عامہ، مکرم یونس خان صاحب کیرنگی، مکرم سید نصیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ، مکرم سید عبد القیوم صاحب، مکرم سید محمد سرور صاحب، مکرم شمس الدین خان صاحب تاراکوٹی، عزیزم مکرم سید تنویر احمد صاحب عزیزم سید منیر احمد صاحب نے "نزول قرآن تمام تعلیموں کا سرچشمہ" "النافی سید انش و قرآن حکیم" "بیسویں صدی میں قرآن کریم کی عظمت" "قرآن کریم تمام انوار سماوی کی جڑ ہے" "آداب تلاوت کلام پاک" "قرآن پاک اور دوسری آسمانی کتب" "عاشق قرآن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ" "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" "تحریف قرآن اور علماء زمانہ" وغیرہ عنوانات پر تقاریر کیں۔

بالآخر تمام احباب کو اس بات کی تاکید فرمائی گئی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق قرآن کریم کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ بعد دعا یہ اجلاس ختم ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

خاکسار۔ سید شاہد محمد۔

۶۔ کٹک

خاکسار اور محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کٹک کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے فضائل قرآن کے مختلف عنوانات پر تقریریں کیں۔

مکرم مولوی سید علام الدین صاحب مکرم انصار الحق صاحب B.A. L.D.B. مکرم خالد احمد صاحب B.Sc. مکرم سید طاہر احمد صاحب کلیم H.A اسٹوڈنٹ۔ اور خاکسار نیز صدر صاحب جماعت احمدیہ کٹک۔

خاکسار۔ سید فضل عمر مبلغ انچارج کٹک۔

اظہار تشکر

مکرم میر غلام رسول صاحب یاڑی پورہ نے اپنی بیٹی امۃ الحئی صاحبہ کے نکاح کی خوشی میں مبلغ ۵/ روپیہ اعانت بدر ۱۰/ روپیہ شکرانہ فنڈ اور ۵/ درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت بنائے آمین۔ خاکسار۔۔۔۔۔

بزرگانِ سلف کے عقائد و نظریات

حضرت علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

امامِ تفسیر و لغت حضرت علامہ راغب اصفہانی (متوفّٰی ۵۰۲ ہجری / ۱۱۰۸ء) نے فیضانِ ختمِ نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:-

"ممن انعم علیھم من الفرق الاربع فی المنزلۃ والثواب النّبیّ بالنّبیّ والصدّیق بالصدّیق وَ الشّھید بالشّھید و الصّالح بالصالح"

(البحر المحیط جلد ۳ صفحہ ۲۸۷ مؤلفہ حضرت ابن حیّان ولادت ۶۸۲ھ وفات ۷۴۹ھ)

یعنی اللہ تعالیٰ ان چار گروہوں کو درجہ اور ثواب میں شامل کر دے گا۔ جن پر اُس نے انعام کیا ہے۔ نبی کو نبی کے ساتھ، صدّیق کو صدّیق کے ساتھ، شہید کو شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ۔

لفظ ختم کی لغوی تشریح آپ نے یہ فرمائی کہ :-

"الختم و الطبع یقال علیٰ وجھین مصدر ختمتُ وطبعتُ وھو تاثیر الشیٔ کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل عن النقش" (مفرداتِ راغب زیر لفظ ختم)

فرماتے ہیں: ختم اور طبع کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ دوسری شئی میں اپنے اثرات پیدا کر دینا۔ مُہر کے نقش کی طرح۔ دُوسری صُورت یہ ہے کہ اس نقش کی تاثیر کا اثر حاصل۔ (یہ بھی ختم کہلاتا ہے۔ ناقل)

اِعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۱۹ جولائی کو مسجد مبارک میں بعد نمازِ عصر مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم قادیان کی بچی عزیزہ امۃ الرشید نرگس صاحبہ کے نکاح کا ہمراہ عزیزم مولوی محمد ایوب صاحب فاضل مبلغ سلاقہ پونچھ (جموں) پسر مکرم عبدالخالق صاحب ساکن کوریل اسلام آباد (کشمیر) بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر اعلان فرمایا۔ اور خطبہ میں اس جوڑے کے نکاح اور اُن کی ہونیوالی نسل کے مبارک ہونے کی تحریک فرمائی اور لمبی دُعا فرمائی۔ مکرم اسلم صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور عزیزہ موصوف نے اس خوشی میں بعض مدات میں دس دس روپے ادا کئے۔ احباب بھی اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ اسلم صاحب مرحوم کی اولاد میں یہ پہلا نکاح ہوا ہے۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ایم۔ اے درویش قادیان۔

ولادت

مورخہ ۱۲/۱۳ جولائی کی شب کو مکرم سید مبشر احمد صاحب کوپن ہیگن (ڈنمارک) کے ہاں پہلی بچی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کی نواسی اور مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب مہاجر ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک صالحہ طول عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان۔

لبنان کی خانہ جنگی ـــــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اُن کو چاہیئے کہ حکومت لبنان کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کی پابندی کریں۔ اور گوریلا نقل و حرکت کو محدود کریں۔ (الجمعیۃ دہلی ۲۰/۷/۷۶)

اِن سب خبروں کو پڑھنے اور ساری صورتِ حال کا جائزہ لینے کے بعد لبنان میں پناہ گزین فلسطینیوں کا وجود بڑے ہی خطرہ میں پڑا ہُوا نظر آتا ہے۔ اور اُن کی اپنے اصل وطن فلسطین واپسی کے امکانات بڑے ہی پیچیدہ بلکہ دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم کرے۔ اور اس خطہ میں برادرانِ اسلام کے لئے امن و امان کے سامان پیدا کر دے۔ اور اُن کے واجبی حقوق کی بحالی کی صورت بنا دے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ عربوں کو اتفاق و اتحاد کی نعمت سے مالامال کرے۔ آمین ﴿

اس زمانہ کی سب سے بڑی نیکی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزندِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام احیائے اسلام اور شریعتِ غرّا کے قیام و استحکام کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اسی عظیم الشان مقصد کے حصول کیلئے آپؑ نے جماعتِ احمدیہ قائم فرمائی۔ پس اس زمانہ میں سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ اشاعتِ اسلام اور شریعتِ حقہ کے قیام کی کوشش میں بھرپور حصہ لیا جائے۔ "وقفِ جدید انجمن احمدیہ" اسلام کی اشاعت اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ لوگوں کو قرآنِ کریم ناظرہ اور با ترجمہ پڑھانے اور ابتدائی دینی مسائل سکھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ کام نہایت اہم ہے۔ محنت طلب اور انتہائی صبر آزما ہے۔ پس اس وسیع مہم اور عظیم الشان منصوبہ کو عمدگی سے سرانجام دینے کے لئے لاکھوں ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو حسبِ استطاعت -/۱۰۰ روپے -/۵۰۰ روپے یا -/۱۰۰۰ روپے یا اس سے بھی زیادہ رقم چندہ دیں۔ معاونینِ خاص میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل فرمائیں۔ اور جو مخلصینِ جماعت اتنی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ کم از کم بارہ روپے سالانہ فی فرد کے حساب سے چندہ وقفِ جدید دے کر ثواب میں شامل ہو جائیں۔ اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی -/۱۲ روپے سالانہ دے اور جماعت کے ۵ لاکھ افراد چندہ دیں تو ۶۰ لاکھ روپے سالانہ آمد ہو جاتی ہے۔ یعنی چھ لاکھ روپے ماہوار اور اس میں ہم دس ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں۔ اور دس ہزار مبلغ رکھنے سے مُلک کی کوئی جہت ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری رشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو۔" (الفضل ۱۱ جنوری ۵۸ء)

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دعا

مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب بنگلور دو دفعہ بے ہوش ہو گئے۔ خدشہ ہے کہ دِل متاثر نہ ہُوا ہو۔ کچھ افاقہ ہُوا ہے۔ احباب سے صحتِ عاجلہ کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ایم۔ اے وکیل المال تحریک جدید قادیان۔

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دل آویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:- THE KERALA HORNS EMPORIUM,
TC. 38/1582 MANACAUD.
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN- 695009.

PHONE NO. 2351
P.B. No. 128
CABLE :-
"CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

آٹو ونگس

Autowings,
32 Second Main Road,
C.I.T. Colony.
MADRAS -600004.
PHONE No. 76360.

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا دوسرا

سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ العزیز خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا دوسرا سالانہ اجتماع ۷ر و ۸ر اگست ۷۶ء بروز ہفتہ و اتوار بمقام آسنور (کولگام) منعقد ہوگا۔ اس اجتماع میں تمام جماعتوں کے خدام کا شرکت کرنا ضروری ہے۔ اس اجتماع کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔

مرزا وسیم احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

بتاریخ ۷ و ۸ اگست ۷۶ء بمقام آسنور

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ ۱۴-۱۵ اگست ۱۹۷۶ء

بروز ہفتہ و اتوار

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس مذکورہ تاریخوں پر انشاء اللہ العزیز ناصر آباد (کولگام) میں منعقد ہوگی۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اس بابرکت کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ نیز دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اس کانفرنس کو کامیاب بنائے آمین ٭

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ

باغ اور بہشتی مقبرہ کے اردگرد زرِ کثیر خرچ کر کے پختہ چار دیواری وقت کے تقاضا کے پیش نظر بنائی گئی تھی۔ اس چار دیواری کی مرمت کے لئے دفتر بہشتی مقبرہ میں ایک مد "مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ" مشروط بہ آمد رکھی گئی ہے۔ یعنی اس غرض کے لئے بوقت ضرورت خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے خرچ نہیں ہو سکے گی۔ البتہ احباب جماعت میں تحریک کر کے حاصل ہونے والی رقم سے مرمت کے اخراجات ہوں گے۔

اس وقت بہشتی مقبرہ کی غربی دیوار کا ایک حصہ جس کے پچھلی طرف خاصہ نشیب ہے گرنے کے قریب ہے اور اس وقت ایسی صورت پیدا ہوگئی ہے کہ شاید چند دنوں میں یہ دیوار گر جائے گی۔ اگر فوری طور پر اس کو دوبارہ تعمیر نہ کیا گیا تو بہشتی مقبرہ کی حفاظت کو سخت نقصان پہنچے گا۔ ہماری امانتی مد مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ میں اس وقت بہت قلیل رقم موجود ہے۔ ضرورت ہے کہ مخیّر احباب فوری طور پر اس مد میں رقوم بھجوا کر ممنون فرمائیں، تا کہ دیوار کو تعمیر کیا جائے اور بہشتی مقبرہ کی حفاظت میں خلل نہ پڑے۔

رقوم محاسب صاحب کے نام مد مرمت چار دیواری بہشتی مقبرہ میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت اور مخیّر احباب کو جلد اس ضروری فرض سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

زکوٰۃ کیوں دی جاتی ہے اور کیوں ضروری ہے

زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے۔ اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص اور بخل کی بیخ کنی ہو۔ یہ صرف روحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جس طرح نماز ہر مومن کے لئے ضروری ہے اسی طرح زکوٰۃ ہر مومن کے لئے حیثیت کے مطابق ضروری ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف میں بار بار نماز اور زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس کی توفیق دے۔ آمین ٭

ناظر بیت المال آمد قادیان

خلاصہ خطبہ جمعہ ۔ بقیہ صفحہ اوّل

شروع ہو جاتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ الٰہی جماعتیں ظلم پھیلنے کے باوجود ظلم سے ہمیشہ اجتناب کرتی ہیں اور اس سلسلے میں وہ ہمیشہ ایک سدِ سکندری ثابت ہوتی ہیں۔

(۵) ہر ملک کا ہر احمدی اپنے ملک کا وفادار شہری ہے۔ وہ ملک سے غداری کا کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بلکہ ہمیشہ اپنے وطن کی بہتری اور خیر خواہی کے جذبہ سے معمور رہتا ہے۔ اور چونکہ وہ قبولیتِ دعا کا بارہا تجربہ اور مشاہدہ کر چکا ہے (جس سے بالعموم دوسرے لوگ محروم ہیں) اسلئے وہ اپنے ملک کی بقا و استحکام اور ترقی کے لئے دیگر کوششوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے در کو بھی کھٹکھٹاتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ وہ ضرور اس کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے گا۔ پس ملک کے لئے دعائیں کرنا ہماری خصوصی ذمہ داری ہے۔

آخر میں حضور نے دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو اُس کی ان اہم شہری ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ملک میں ایک ایسا حسین معاشرہ اور ماحول پیدا ہو جائے جس میں کوئی مظلوم نہ رہے۔ ہر شہری کو اس کے تمام حقوق حاصل ہوں۔ اور اس کے نتیجہ میں ہمارا ملک خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے ترقی کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین ٭ (الفضل ۲۶ر جون ۷۶ء)

عظیم الشان نتائج کی حامل تحریک

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

احباب تین سال کے وعدہ کے برابر رقم جلد ادا فرماویں

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ سے اس بابرکت تحریک کا اجراء فرما کر جماعت کے ارادوں، امنگوں اور رفتارِ ترقی میں اس قدر اضافہ فرما دیا ہے کہ جماعت کا ہر فرد رات دن اس کے شکرانہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود رہے تو بھی کم ہے۔ یہ تحریک اتنی عظیم ہے کہ ۱۹۸۹ء تک جبکہ احمدیت پر ایک صدی گزر جائے گی احمدیت اپنے اثر و نفوذ اور وسعت کے اعتبار سے دُنیا کے ہر ملک میں ایک مقام حاصل کر لے گی۔ اور محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کی تعداد لاکھوں لاکھ بڑھ جائے گی۔ احمدیہ تبلیغی کارناموں کا دنیا بھر میں ایک غلغلہ برپا ہوگا۔ اور دُنیا کے دہریت زدہ ممالک میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا ڈنکا بج رہا ہوگا۔

خدا کے فضل سے جماعت کے احباب کو اپنے پیارے امام کی تحریک پر والہانہ انداز میں لبیک کہنے کی توفیق ملی ہے۔ اور توقع سے کہیں بڑھ کر وعدے ہوئے ہیں۔ یہ تحریک سولہ سال پر پھیلی ہوئی ہے۔ جس میں سے تین سال گزر چکے ہیں۔ جماعت کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی $\frac{3}{16}$ رقوم یعنی تین سال کے وعدہ کے برابر رقوم جلد مرکز میں ارسال فرما دیں۔ تاکہ اس بابرکت تحریک کے ذریعہ جو عظیم الشان جماعتی کام انجام پا رہے ہیں اُن کی جلد تکمیل ہو سکے ٭

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

فارم اصل آمد

دفتر ہذا کی طرف سے موصی صاحبان کی خدمت میں فارم اصل آمد ہر موصی کو انفرادی طور پر بھجوائے جا رہے ہیں۔ براہِ مہربانی یہ فارم جلد از جلد پُر کر کے موصی حضرات دفتر کو واپس ارسال فرمائیں۔ بعض موصیان کی طرف سے گزشتہ سالوں میں یہ فارم واپس نہیں آئے۔ ایسے موصی نوٹ فرما لیں کہ اگر اُن کی وصیت پر کوئی زد آئی تو اس کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔ یاد رہے کہ اصل آمد معلوم کئے بغیر موصی کے کھاتے میں بجٹ درج نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ حساب کو آخری شکل دی جا سکتی ہے ٭ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

پتہ مطلوب ہے

مکرم عبدالقادر صاحب ولد مجر قاسم صاحب موصی نمبر ۱۳۰۹۸ ساکن بہرام پور مغربی بنگال کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر عبدالقادر صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں یا احباب جماعت میں کیسی کو اُن کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)